REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہٖ المسیح الموعود

REGD. NO.P/GDP -3.

جلد ۲۵ — شمارہ ۲۳

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.
PIN. 143516.

۴ جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ — ۳ احسان ۱۳۵۵ ہش — ۳ جون ۱۹۷۶ء

## اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳۱ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۴/۵/۷۶ کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ احباب کرام اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

★ — حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے کی طرح چل رہی ہے۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۳۱ ہجرت (مئی)۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظرِ اعلیٰ و امیرِ مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

★ — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال تاحال ربوہ میں قیام فرما ہیں۔ محترم موصوف کے مقاصد میں کامیابی اور بخیریت مراجعت کے لئے بھی درخواستِ دعا ہے۔

قادیان ۳۱ ہجرت (مئی)۔ آج اس مہینہ کا آخری سوموار ہے۔ نفلی عبادات کے پروگرام کے تحت درویشانِ قادیان نے نفلی روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین ٭

# گیمبیا کی احمدی جماعتوں کے دوسرے نہایت کامیاب سالانہ جلسہ کا انعقاد

## گیمبیا اور سینیگال کے احمدی احباب کے علاوہ ملک کے وزیرِ خزانہ اور دیگر متعدد اہم شخصیتوں کی شرکت

گیمبیا سے بذریعہ کیبل گرام یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کی احمدی جماعتوں کا دوسرا سالانہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ بانجول کے مقام پر منعقد ہوا۔ احمدیہ مسلم مشن گیمبیا کے انچارج مکرم مولوی عبدالشکور صاحب کی طرف سے ارسال کردہ کیبل گرام کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:-

بانجول (گیمبیا)۔ یہاں پر خدا تعالےٰ کے فضل سے ملک کی احمدی جماعتوں کا دوسرا سالانہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگیا، الحمدللہ۔

یہ جلسہ ۱۶، ۱۷ اپریل کو منعقد ہوا۔ اس کے افتتاحی اجلاس کی صدارت گیمبیا کے وزیرِ خزانہ آنریبل الحاج گاربا جاہمپرا صاحب نے کی۔ جبکہ اختتامی اجلاس مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب (نائب وکیل التبشیر) کی صدارت میں منعقد ہوا۔ گیمبیا اور سینیگال کے احمدی احباب کے علاوہ ملک کی متعدد سربرآوردہ اور جماعتِ احمدیہ کی مدّاح شخصیتوں نے بھی اس میں شرکت کی۔ وزیرِ خزانہ آنریبل الحاج گاربا جاہمپرا صاحب اور دو دیگر غیر از جماعت معزز اصحاب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کی بیش قیمت اور بے لوث خدمات کا کھلے الفاظ میں اعتراف کرتے ہوئے انہیں از حد سراہا۔

(عبدالشکور)

(الفضل ۵ مئی ۱۹۷۶ء)

# گھانا اپر ریجن میں احمدی جماعتوں کی علاقائی سالانہ کانفرنس اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہی الحمدللہ

## کم و بیش پانچ ہزار احمدی اور بہت سے غیر از جماعت اصحاب اس میں شامل ہوئے، دو مقامات پر احمدیہ مساجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا!

گھانا سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اپر ریجنل احمدیہ سالانہ کانفرنس اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وا کے مقام پر نہایت کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ منعقد ہوئی۔ احمدیہ مسلم مشن گھانا کے انچارج افریقن احمدی مبلغِ اسلام مکرم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب نے اس سلسلے میں جو کیبل گرام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کی ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

"سالٹ پانڈ۔ اپر ریجنل احمدیہ سالانہ کانفرنس اللہ تعالےٰ کے فضل سے وا کے مقام پر غیر معمولی طور پر بہت کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ منعقد ہوئی۔ الحمدللہ۔ اس موقع پر شرکت کرنے والے احمدی احباب نے اکتالیس ہزار سیڈیز (گھانین پاؤنڈ) سے بھی زائد رقم مالی قربانی کے طور پر پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ کانفرنس میں ریجن کے کم و بیش پانچ ہزار احباب نے شمولیت کی جن میں گھانا کے احمدیہ طبی مراکز کے ڈاکٹر صاحبان اور احمدیہ سیکنڈری سکولوں کے اساتذہ بھی شامل تھے۔ غیر از جماعت مسلمانوں کے متعدد امام صاحبان بھی اس میں شامل ہوئے۔ اس موقع پر دو مقامات گریسی اور ثمالی میں احمدیہ مساجد کی بنیاد رکھی گئی۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالوہاب بن آدم)"

(الفضل ۷ مئی ۱۹۷۶ء)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے ... پرنٹنگ پریس ... میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

خطبۂ نکاح

# خدمت اپنے اندر ایک حُسن رکھتی ہے۔ کوئی شخص جتنی اچھی خدمت کرتا ہے خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اتنا ہی پیارا بن جاتا ہے

## خاندانِ حضرت مسیح موعودؑ کے افراد کی ذمّہ داریاں دُوسروں سے زیادہ ہیں!

مورخہ ۹ امان ۱۳۵۵ ہش (۹ مارچ ۱۹۷۶ء) بعد نمازِ عصر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترمہ صاحبزادی امۃ العلیم عصمت صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان کے نکاح کا اعلان فرمایا جو دس ہزار روپے حق مہر پر محترم نواب منصور احمد خان صاحب ابن مکرم نواب زادہ مسعود احمد خان صاحب ربوہ کے ساتھ قرار پایا ہے۔ اس موقع پر حضور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے ——— (یوسف سلیم ایم۔ اے انچارج شعبہ زود نویسی)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ نے انسان کو انسان بنایا ہے۔ اور اس کی یہ ذمّہ داری مقرر کی ہے کہ وہ ایک دوسرے کا خیال رکھنے والا بنے۔ دراصل

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى

کا جو حکم ہے وہ انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ دین اسلام فطرتِ انسانی کا مذہب ہے۔ یعنی اسلام کی ساری تعلیم اس غرض سے ہے کہ انسان کی تمام فطری طاقتیں اور صلاحیتیں کامل طور پر نشو و نما پا سکیں۔

اس غرض کے حصول کے لئے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے مطابق مہدی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ جو افراد اس مہدی کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اُن کے اندر محض اس وجہ سے کوئی خصوصیت نہیں پیدا ہو جاتی، لیکن اُن کی ذمّہ داریاں بہت بڑھ جاتی ہیں۔ اور اگر اور جب وہ اپنی ان بڑھی ہوئی ذمّہ داریوں کو ادا کرنے والے بنیں تو اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بھی زیادہ حاصل کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شادی سیدوں میں ہوئی۔ میری دادی حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کی گود میں مَیں نے بھی پرورش پائی ہے۔ اُن سے تعلق رکھنے والا خاندان یعنی اُن کے ایک بھائی کی نواسی اور نواسے کے نکاح کا آج اعلان ہوگا۔ لیکن دُوسری طرف سے دُلہن حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کی پڑپوتی ہے۔ ایک طرف سے حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کے رشتے سے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا نواسا دُولہا ہے اور حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے بیٹے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پوتی دُلہن ہے۔ اِس طرح گویا سیدوں سے بھی تعلق ہے ہر دو طرف کا اور مہدی علیہ السلام سے بھی تعلق ہے رشتے میں ہر دو طرف کا۔ اس لحاظ سے ان پر بڑی ذمّہ داریاں ہیں۔ خوشی تب ہوتی ہے جب ہم ذمّہ داریوں کو ادا کرنے والے ہوں۔ اور خدا کرے کہ ہم ذمّہ داریوں کو ادا کرنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے اس پیاری بچی امۃ العلیم کے والد میرے چھوٹے بھائی مرزا وسیم احمد صاحب کو قادیان میں نوعِ انسانی کی اس رنگ میں بھی خدمت کی توفیق عطا فرمائی ہے کہ وہ اپنے باقی بہت سے درویشوں کے ساتھ بیٹھ کر مہدی علیہ السلام کے مرکز کی حفاظت کر رہے ہیں۔ یعنی جماعت کا جو اصل مرکز ہے اس کو آباد رکھنے کی اور وہاں کے لوگوں کی خدمت کی اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق عطا فرمائی ہے۔ جہاں تک خدمت کا تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تعلق رکھنے والے کسی فرد کی خدمت صرف اس وجہ سے کہ آپؑ کے ساتھ اس کا تعلق ہے کوئی زیادہ شاندار نہیں ہو جاتی۔ لیکن خدمت خود اپنے اندر ایک حُسن رکھتی ہے کوئی شخص جتنی اچھی خدمت کرتا ہے، خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وہ اتنا ہی پیارا بن جاتا ہے۔

ایک سے ایک بڑھ کر فدائی وہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے بڑی تکالیف اُٹھا کر اس مقام کے احترام کو قائم رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے اور اُن کی نسلوں پر اپنی برکتیں نازل کرے۔ عزیزہ بچی امۃ العلیم بیگم بھی انہی میں سے ہے۔ جس کے نکاح کا اس وقت اعلان ہوگا۔ اور اس لحاظ سے مَیں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ باقیوں کے ساتھ اس پر بھی رحمت کی نظر رکھے اور حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کے بھائی کے نواسے کو جو واقفِ زندگی ہے، وقف کی رُوح کے ساتھ وقف کی ذمّہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتے سے ایک ایسی نسل چلائے جو انسانیت کی خادم ہو۔ اور برّ اور تقویٰ کے معاملات میں نوعِ انسانی سے تعاون کر کے اُن کے مقام کو بلند کرنے کی کوشش کرنے والی ہو۔

ایجاب و قبول کے بعد اِس رشتے کے بہت ہی بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے حضور نے حاضرین سمیت دُعا کرائی ❊

("الفضل" ۱۱ مئی ۱۹۷۶ء صفحہ ۲)

---

## خُلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۳۰ شہادت (اپریل) ۱۳۵۵ ہش / ۱۹۷۶ء

ربوہ ۳۰ شہادت۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا اور نمازِ جمعہ پڑھائی۔ خطبہ میں حضور نے فرمایا کہ ہم جن کا تعلق سلسلہ عالیہ احمدیہ مبائعینِ خلافت سے ہے ہمارا ایمان اور عقیدہ ہے کہ آخری زمانہ میں غلبۂ اسلام کے لئے جس مہدی معہود کی بشارت سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی وہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی بعثت کے ذریعہ پوری ہو گئی اور خدا نے ہمیں اس پر ایمان لانے کی توفیق بخشی ہے۔ ہمارا یہ ایمان اور عقیدہ اسی محبت کا تقاضا ہے جو ہمارے قلوب میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور اسلام کے لئے پائی جاتی ہے۔ اسی محبت اور دلی تعلق کے نتیجہ میں ہم حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ پر اُن کے رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام اور حضورؐ کے ایک پیارے اور عظیم رُوحانی فرزند ہونے کی وجہ سے ایمان لائے۔

ظاہر ہے کہ ہمارا یہ تعلق محض اور خالصتاً رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے ہی قائم ہُوا ہے۔ لہٰذا جو شخص اسلام کو چھوڑ کر دُنیا کے کسی لالچ کے نتیجہ میں ارتداد کی راہ اختیار کرتا ہے وہ عقلاً ہماری جماعت کا فرد ہرگز نہیں رہ سکتا۔

حضور نے فرمایا، اگر ایک احمدی کہلانے والا شخص کسی دنیوی لالچ سے یا اسمبلی میں غیر مسلموں کی کسی سیٹ کو حاصل کرنے کی خاطر اپنے غیر مُسلم ہونے کا اور یوں اسلام کو اور رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم سے اپنی وابستگی کو چھوڑنے کا اعلان کرتا ہے اور قرآن کریم سے مُنہ موڑ لیتا ہے تو ایسا شخص اُسی لمحہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مبائعینِ خلافت سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ ہماری جماعت کی تو بنیاد ہی اسلام سے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستگی پر قائم ہے۔ اور حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا سب سے بڑا کارنامہ اور معجزہ ہی یہ ہے کہ آپ نے ایک ایسی جماعت قائم کی جو اسلام، قرآن اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی عشق رکھتی ہے۔ اور جس کا مقصد ہی یہ ہے کہ تمام بنی نوعِ انسان کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کر کے اُمّتِ واحدہ بنا دیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دس شرائطِ بیعت میں بھی بوقتِ ضرورت اسلام کی خاطر ہر چیز کو قربان کر دینے کو ضروری قرار دیا ہے اور ان میں سے کسی ایک شرط کی خلاف ورزی کرنے والے کو اپنی جماعت کا فرد شمار نہیں کیا۔

آخر میں حضور نے فرمایا، پس تمام احمدی مرد و عورتوں، بڑوں اور چھوٹوں کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ انہوں نے اسلام سے" (باقی صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

# احمدی احباب کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں اور پھر اُن کی پوری پوری نگہداشت کریں

## درختوں کے نتیجہ میں نہ صرف ہماری صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے بلکہ زمینوں کی پیداوار بھی بڑھ جاتی ہے

## یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ ایک احمدی کا کام دوسرے شخص کے مقابلہ میں نمایاں طور پر ممتاز اور اچھا ہوتا ہے

## خدا کرے کہ یہ امتیاز اور فرقان اور حسین عمل جو ہر احمدی کا طرۂ امتیاز ہے ہر معاملہ میں قائم رہے آیت

ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۶ر تبلیغ ۱۳۵۵ ہش مطابق ۶ر فروری ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
حکومت کی طرف سے قوم کی بہبود کے لئے جو کام کئے جاتے ہیں اور جن میں عوام کو بھی حصہ لینا چاہیئے اُن میں درخت لگانے کا کام بھی ہے۔ جو

### حکومت کے اعلان کے مطابق

آج سے شروع ہو رہا ہے بلکہ صبح سے شروع ہو چکا ہے ایسے کاموں میں افرادِ جماعت کو دوسروں کی نسبت زیادہ ذوق اور شوق سے حصہ لینا چاہیئے تاکہ ہمارا ملک ہر لحاظ سے ترقی کرے اور اس کے لئے خوشحالی کے سامان ہوں۔

درختوں کے بہت سے فوائد ہیں ہم اپنے گھروں میں جو درخت لگاتے ہیں۔ ان کا ہمیں ذاتی طور پر اور خاندانی طور پر فائدہ پہنچتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے درختوں کے ذمہ ایک یہ کام لگایا ہے کہ جو ہوا سانس لیتے ہوئے ہمارے پھیپھڑوں میں جاتی ہے درخت اس کو صاف بھی کرتے ہیں اور آکسیجن جو ہمارے لئے ہوا کا بہت مفید حصہ ہے درختوں کی وجہ سے وہ ہوا میں زیادہ مقدار میں پائی جاتی ہے۔ پھر درختوں کے نتیجہ میں زمینوں کی پیداوار بڑھ جاتی ہے جیسا کہ بتاتے ہیں۔ بہت سے درختوں پر مشتمل جنگلات ہوں وہاں کی فضا پر درخت اثر انداز ہوتے ہیں اس رنگ میں کہ وہاں کثرت سے بارشیں ہوتی ہیں اگر ہم محنت کرکے اور حکومت کی انتظامیہ کے تعاون کے ساتھ ربوہ کی پہاڑیوں کو درختوں کے ساتھ ڈھانک دیں تو یہاں

### گرمیوں کے موسم میں

بڑا فرق پڑ جائے اور نسبتاً ٹھنڈ ہو جائے
زمیندار جو درخت لگاتے ہیں اُن کو مالی لحاظ سے بہت زیادہ پہنچتا ہے لیکن ہمارے ملک میں جو درخت کھیت میں خود ہی غلط جگہ اُگ آتے ہیں زمیندار اُن کو کاٹتا نہیں اور جس جگہ درخت لگانا چاہئے وہاں درخت لگانے کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ میں باہر جاتا رہتا ہوں میں نے اکثر دیکھا ہے کہ ایک کھیت میں بیچ جگہ کیکر یا ٹاہلی وغیرہ کے درخت اُگے ہوئے ہیں جانور ان کی گٹھلی یا بیج پھینک دیتے ہیں اور وہ کھیت کے عین بیچ میں اُگ آتے ہیں اور ایک خاصے فاصلہ تک سایہ ہوتا ہے اُن کا اثر پڑتا ہے گندم اور دوسری فصل پر اثر پڑتا ہے زمیندار وہاں سے اُن کو اکھاڑتا نہیں۔ اس کے لئے مصیبت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے

ہاتھ سے درخت کیوں لگائے وہ کہتا ہے جب جانوروں نے تھوڑی سی غلط جگہ میرا کام کر دیا ہے تو ٹھیک ہے جانوروں کا شکریہ میں ان کو نہیں اکھاڑوں گا۔ اور یہ عمل صالح نہیں ہے عمل صالح موقع اور محل کے مطابق کام کرنے کو کہا جاتا ہے۔ اسلام نے ہمیں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اعمالِ صالحہ کی جزاء ہے صرف اچھے اعمال کی نہیں بہت سے عمل جو ویسے اپنے نفس میں اچھے ہوتے ہیں اگر وہ بے موقع اور بے محل اور بے وقت کئے جائیں تو وہ اچھے نہیں رہتے مثلاً نماز ہے قرآن کریم میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں صلوٰۃ یعنی نماز باجماعت پر بڑا زور دیا گیا ہے ہمارے سامنے نماز کے فرائض رکھے پھر جن کو ہم سنتیں کہتے ہیں وہ رکھیں پھر نوافل ہیں جن لوگوں کو خدا توفیق دے یا جب ضرورت پڑے وہ مختلف اوقات میں نماز پڑھتے ہیں۔ اب

### نماز فی نفسہٖ بڑی اچھی چیز ہے

انسان کو نیکیوں کی طرف لے جانے اور بدیوں سے روکنے والی ہے لیکن بعض مقامات کے متعلق کہہ دیا کہ تم یہاں نماز نہیں پڑھو گے مثلاً حکم دیا کہ تم مقبروں میں نماز نہیں پڑھو گے۔ بعض اوقات کے متعلق حکم دیا کہ ان اوقات میں تم نماز نہیں پڑھو گے مثلاً جس وقت سورج طلوع ہو رہا یا غروب ہو رہا ہو اس وقت نماز پڑھنے سے منع کر دیا مثلاً جس وقت انسان کسی بیماری کی تکلیف کی وجہ سے حواس باختہ ہو وہ اپنے ہوش و حواس میں نہ ہو تو اس وقت نماز پڑھنے سے منع کر دیا کہ اس حالت میں کوئی شخص نماز نہ پڑھے کیونکہ وقت اور موقع اور محل کے لحاظ سے نیک عمل ہی کو عمل صالح کہتے ہیں گویا ہر نیک کام کے لئے وقت اور جگہ کا مناسب حال ہونا بھی ضروری ہے تب وہ عمل عمل صالح بنتا ہے۔

بعض جو درخت جانور لگا جاتے ہیں اور ایسے جانوروں میں مثلاً طوطا ہے وہ کوئی بیر لے آتا ہے اور اس کی گٹھلی گر جاتی ہے یا بعض درختوں کے بیج اڑ کر آتے ہیں اور اس سے درخت اُگ آتے ہیں تو یہ تو انسان کا عمل ہی نہیں ہے اور جہاں وہ درخت اُگ آیا وہ اس کا عمل ہی نہیں اس لئے ایک تو ہمارے احمدی زمینداروں یا زمین کے مالکوں کو چاہیئے کہ جو بے موقع درخت اُگ آئیں ان کو کاٹ دیں۔ لیکن اس کے ساتھ ان کو یہ بھی کرنا چاہیئے کہ اگر بے موقع اُگنے والے دس درخت وہ کاٹیں تو ان کے مقابلہ میں وہ خود

اپنے ہاتھوں ۔

## موقع اور محل کے مطابق

سو درخت لگا دیں ... صرف وہ سو زمیندار کو ہی مالی فائدہ نہیں پہنچتا جو درخت لگاتا ہے بلکہ ساری قوم کو فائدہ ہوتا ہے ۔ دنیا میں ایسی قومیں بھی ہیں جن کی ساری ملکی دولت کے ایک بہت بڑے حصہ یا بڑی فیصدی کا انحصار جنگلات پر ہوتا ہے مثلاً سویڈن ہے وہ جنگلوں سے بھرا ہوا ہے ۔ انگلستان اپنا فرنیچر سویڈن سے منگاتا ہے ۔ سویڈن والے فرنیچر بنا کر ایکسپورٹ کرتے ہیں ۔

پس انسان کو ہمیشہ درخت کی ضرورت رہتی ہے اور رہے گی ۔ ابھی چند ہفتے ہوئے کسی بین الاقوامی تنظیم کی طرف سے یہ اعلان ہوا تھا کہ ساری دنیا میں درختوں کی کمی ہو رہی ہے اور اگر انسان نے اس طرف توجہ نہ کی تو ہو سکتا ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد ساری دنیا میں درختوں کی کمی ہو جائے اور انسان کو تکلیف اٹھانی پڑے لیکن ہم احمدیوں کو اس طرح درخت نہیں لگانے چاہئیں جس طرح پچھلے ۲۰ سال سے پاکستان میں درخت لگ رہے ہیں ۔ ہر سال باقاعدہ سکیم کے ماتحت گورنر اور صدر، چیف منسٹر اور پرائم منسٹر صاحبان جو گذرے ہیں انہوں نے درخت لگائے اور ان کی تصویریں اخباروں میں چھپیں ۔ آج بھی اخبار میں تھا ہمارے گورنر صاحب فلاں جگہ اور چیف منسٹر صاحب فلاں جگہ درخت لگا گئے ۔ پس درخت تو لگتے چلے آ رہے ہیں اور شاید کروڑوں درخت لگے ہیں ۔ لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ شروع میں ہر سال

## پاکستان کے درختوں کی مجموعی تعداد

میں کمی واقع ہوتی رہی ہے اب پچھلے دو چار سالوں میں شاید کچھ سنبھالا ہو لیکن شروع میں تو یہ حال تھا کہ ہر سال کروڑوں درخت لگانے کے باوجود پہلے سے کم درخت پاکستان میں موجود تھے کیونکہ درخت بہر حال استعمال ہونے والی چیز ہیں اور وہ اسی کام کے لئے لگائے جاتے ہیں ۔

میں ربوہ میں کئی سال سے درخت لگانے کی تحریک کر رہا ہوں اس کا کچھ تو فائدہ ہوا ہے ایسی بہت سی جگہوں میں اب درخت نظر آنے لگے ہیں جہاں پہلے کوئی درخت نہیں تھا ۔ لیکن جو میں چاہتا ہوں کہ ہر طرف درخت ہوں اور بڑی صحت مند ہوا جس میں ہم سانس لے رہے ہوں وہ کیفیت ابھی تک پیدا نہیں ہو سکی درخت تو ہر قسم کے لگانے چاہئیں پھلدار بھی اور لکڑی کے لئے سایہ دار بھی ہر قسم کا درخت ہماری خدمت پر مامور ہے ہوا کو صاف کرنے کے لئے بھی اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے اور بہت سی خدمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے درخت کے سپرد کی گئی ہیں ۔

## ربوہ میں درخت لگانے کا کام

خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا گیا تھا اور غالباً انصار اللہ کے بھی اگر پہلے نہیں کیا تو آج میں انصار اللہ کے سپرد بھی کر دیتا ہوں علاوہ ازیں ہماری مرکزی تنظیم ہے وہ بھی ذمہ دار ہے سب مل کر کوشش کریں کہ محلوں میں کوئی جگہ جہاں درخت لگ سکتا ہے اس کو بہر حال خالی نہ چھوڑیں اور اگر درختوں کو ٹھیک طرح پالیں تو کوئی وجہ نہیں کہ درخت بڑھنے نہ لگ جائیں ۔ تاہم بعض ایسے درخت ہیں جو بڑے صبر آزما ہوتے ہیں مثلاً بڑ کا درخت ہے جو پندرہ بیس سال کے بعد بھی ایسا نہیں ہوتا جس کا سایہ ٹھیک طرح انسان کے کام آ سکے گویہ ایک بڑی عمر پانے والا درخت ہے لیکن بہت آہستہ آہستہ بلوغت کو پہنچتا ہے اس کے مقابلہ میں بعض ایسے درخت بھی ہیں جن کی بہت جلدی نشو ونما ہوتی ہے وہ بہت جلد قد نکالتے اور پھیل جاتے ہیں ان میں سے ایک شہتوت بھی ہے جو بڑا پھل دیتا ہے اور اس کا پھل بھی بڑا اچھا ہوتا ہے ۔

اگر کوئی شخص شہتوت کا ایک درخت لگا دے تو ہو سکتا ہے اس کو پھل بھی مل جائے گا بلکہ ہمسائے اور محلے کے بچے بھی کھائیں گے ۔ اور بڑا مزا آئے گا ۔ پھر POPLER پوپلر کا درخت ہے دیر ہوئی یہاں ربوہ میں پوپلر کے درخت لگوائے گئے تھے لیکن ہم ان کو پال نہیں سکے تھے میں یہ درخت لگانے والوں میں سے نہیں تھا ۔ مجھے نہیں علم کہ ہمارا قصور تھا یا اس درخت کو یہاں کی زمین موافق نہیں آئی تھی ہم نے اپنی زمینوں میں پوپلر کے درخت لگوائے تھے وہاں کی زمین اتنی موافق آئی کہ ابھی دو سال کے نہیں ہوئے کہ ان کا قد بیس پچیس فٹ اونچا ہو گیا ہے اور کافی موٹے ہو گئے ہیں سردیوں میں پت جھڑ کرتے ہیں گرمیوں میں ان کا بڑا اچھا سایہ ہوتا ہے اور بڑے خوبصورت لگتے ہیں ۔ تین چار سال کے بعد ان کی لکڑی بھی کام کی ہو جائے گی دس سال کے بعد تو وہ پوری طرح MATURE ہو جائیں گے یعنی ان کی لکڑی کچی نہیں رہے گی بلکہ پختہ اور پوری طرح کار آمد بن جائے گی ۔

پس ایک تو میں سارے احمدیوں کو کہتا ہوں کہ جس حد تک ممکن ہو وہ درخت لگائیں اور کسی منصوبہ کے ماتحت لگائیں ملک بھی قوم بھی یہی چاہتی ہے قوم کا قوم سے مطالبہ ہے کیونکہ

## حکومت قوم کی نمائندہ ہے

اس کی اپنی تو کوئی طاقت نہیں ہوتی اس لئے جب قوم یہ کہتی ہے کہ ہمیں درخت لگانے چاہئیں تو قوم کو درخت لگانے کی طرف توجہ کرنی چاہئیے آخر اسے اپنا حکم تو ماننا چاہئیے دوسرے احمدی کا مقام ایسا ہے کہ اس کا کام دوسروں کے مقابلہ میں نمایاں طور پر اچھا ہوتا ہے ۔ یہ خدا کا فضل ہے الحمد للہ رب العالمین پس دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نتیجہ میں جماعت کے لئے جو امتیاز اور فرقان پیدا کیا ہے اور

## حُسنِ عمل ہر احمدی کا طُرّۂ امتیاز ہے

وہ ہر معاملہ میں قائم رہے ہمارے ہر کام میں ایک حسن پیدا ہونا چاہئیے اور ہمارے نزدیک حسن اور نور ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور نور سوائے اللہ تعالیٰ کے فضل کے اور کہیں سے ملتا نہیں اس لئے دوست دعائیں کرتے ہوئے اگر ان کاموں میں بھی نیک نیتی کے ساتھ کام کریں گے تو ان کو درخت بھی ملیں گے اور اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کا پیار بھی ملے گا ۔ کیونکہ الاعمال بالنیات اعمال کا تعلق نیتوں پر ہے اگر یہ نہ ہوتا کہ دنیوی حسنات ہمارے لئے اُخروی حسنات کے سامان پیدا کریں تو دنیوی حسنات سے ہمیں روک دیا جاتا لیکن اسلام نے محض اخروی حسنات کے لئے دعا نہیں سکھائی بلکہ

اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

کی دعا سکھائی ہے گویا دنیا کی حسنات ذریعہ بنتی ہیں اخروی حسنات کے حصول کا اور جن کو اخروی حسنات یعنی روحانی حسنات مل جائیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی قہر کی آگ سے بچائے جاتے ہیں

پس

## شجرکاری کا موسم

شروع ہو گیا ہے ۔ حکومت کی طرف سے بھی اعلان ہو چکا ہے اور قوم کی بھلائی کے لئے یہ منصوبہ ہے ہم سمجھتے ہیں کہ سب سے زیادہ قوم کا درد ہمارے دل میں ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں حسن عمل کی توفیق عطا فرمائی ہے اس لئے میں احباب جماعت سے یہ کہتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو وہ درخت لگائیں اور پھر ان کو پالیں ۔ میں ربوہ کی مثال لیتا ہوں ربوہ والوں کو سمجھانے کے لئے کیونکہ اس وقت براہ راست وہی میرے مخاطب ہیں ۔ درخت لگاتے وقت دوست اس بات کو یاد

رکھیں کہ ایسا نہ ہو ربوہ کا ایک حصہ درخت لگائے اور دوسرا حصہ صبح و شام بکریاں لاکر ان درختوں کو چروا دے بکری کو یہ اجازت نہیں دی جا سکتی کہ انسان کو نقصان پہنچائے جس آدمی نے بکری رکھنی ہے وہ اس کے چارے کا ایسا انتظام کرے کہ اجتماعی فوائد کو نقصان نہ پہنچے۔

پہلے کچھ درختوں کی پنیری لگوائی تھی ہمارے پاس سے بھی درختوں کی قلمیں مل جائیں گی۔ میرا چھوٹا بیٹا لقمان احمد زمینوں پر کام کرتا ہے میں نے آج ہی اس سے کہا ہے کہ ربوہ کے منتظمین سے کہو درختوں کی بہت سی قلمیں دستیاب ہیں وہ لے لیں اور محلوں میں تقسیم کرکے لگوا دیں دوست گھروں میں بھی درخت لگائیں اس کے لئے اگر تھوڑا سا زیادہ پیسہ خرچ کر لیا جائے تو کوئی حرج نہیں اور پھر محنت اور توجہ سے درختوں کی پرورش کریں اور فائدہ اٹھائیں یہاں ہماری جو نرسری یا پنیری کی جگہیں ہیں جہاں درختوں کے پودے فروخت ہوتے ہیں ان کا معیار بڑا گھٹیا ہے ایک تو ایک، فٹ کا پودا دے دیتے ہیں اس کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لئے چار یا پانچ سال لگ جاتے ہیں دوسرے اس بات کی ضمانت نہیں ہوتی کہ درخت بڑا ہوکر اچھا پھل بھی دے گا یا نہیں۔ مثلاً آپ نے مالٹا لگایا اور چھ سال تک پرورش کرنے کے بعد جب اس کو پھل لگے تو اتنا کھٹا ہوگا کہ الاماں اور پتہ لگے گا کہ جس نے درخت دیا اس نے آپ کو دیانتداری کے ساتھ اچھی قسم کا درخت نہیں دیا اس وقت دنیا میں

## درختوں کا علم اور تجربہ

اتنا بڑھ چکا ہے کہ ایسی عمر کے درخت مل جاتے ہیں خصوصاً پت جھڑ کرنے والے جن کو لگانے کے بعد پہلے سال ہی پھل لگ جاتا ہے مثلاً انگلستان کی نرسری چار سال کی عمر کا درخت دے گی اور ساتھ سرٹیفکٹ ہوگا کہ یہ چار سال کا درخت ہے اور اچھا خاصہ بڑا ہوتا ہے اور پہلے سال یعنی اپنی عمر کے لحاظ سے پانچویں سال اس کو پھل لگ جاتا ہے گو اس کے لئے زیادہ پیسے خرچ کرنے پڑتے ہیں لیکن پھل کھانے کے لئے زیادہ صبر نہیں کرنا پڑتا۔ امریکہ اس سے بھی آگے نکل گیا ہے۔ یورپ اور انگلستان کے لوگ امریکہ سے آگے نہیں نکلے لیکن ہم تو ان کی گرد کو بھی نہیں پہنچے کیونکہ یہاں تو چھوٹے چھوٹے پودے ملتے ہیں ان کو پالنا مشکل ہوتا ہے پھر ان کے پھل کا کئی سال تک انتظار کرنا پڑتا ہے۔ بڑی محنت کرنی پڑتی ہے۔ بعض کمزور ہوتے ہیں وہ مر جاتے ہیں۔

آج کی دنیا نے اگرچہ درختوں کے بارہ میں بڑی ترقی کی ہے لیکن وہ یہ نہ سمجھیں کہ وہ مسلمانوں سے آگے نکل گئے ہیں سپین میں جب اسلام ترقی پر تھا اور مسلمانوں کو نور فراست حاصل تھا انہوں نے باغبانی میں اتنی ترقی کی اور بہت سے ایسے کام کئے کہ اگرچہ دنیا ان سے سبق سیکھنا بھول گئی۔ لیکن وہ آج بھی حیرت انگیز ہیں۔ مثلاً انہوں نے بادام یا آلوچہ وغیرہ میں سے کسی ایک پر

## گلاب کا کامیاب پیوند

کیا چنانچہ ان کے باغات میں گلاب کے درخت پائے جاتے تھے ہمارے یہاں تو گلاب کے چھوٹے چھوٹے پودے ہوتے ہیں یا بیل اور یہ کبھی وہ چیز نہیں لیکن وہاں موٹے موٹے تنوں والے گلاب کے پھولوں سے بھرے لدے درخت ہوتے تھے اسی طرح انہوں نے پیوند کیا بڑے کامیاب طریقے سے اور بڑے اچھے پھل نکالے ہندوستان میں ہمارے مغل بادشاہوں نے آم کا درخت لگوایا۔ اس کی پت جھڑ نہیں ہوتی اس لئے اس کے لگانے میں یہ آسانی نہیں ہوتی کہ نرسری میں جب یہ درخت سویا ہوا ہو تو ایک جگہ سے اکھاڑ کر اور اس کی جڑوں سے مٹی وغیرہ جھاڑ کر دوسری جگہ لگا دیا جائے اور مہینے کے بعد وہاں اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے اور اس کے شگوفے نکل آئیں۔ آم کا درخت ایسا درخت نہیں ہے اس کا بڑی عمر میں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا اور وہاں اسے کامیابی

کے ساتھ لگانا بہت مشکل ہے۔ لیکن مسلمان بادشاہوں نے ہندوستان میں یہ کام بھی کیا اور بڑی کامیابی سے کیا وہ بڑے بڑے آموں کے درختوں کا باغ (پھل دینے والا) ایک سال میں تیار کروا دیتے تھے بادشاہ باغات کے انچارج کو حکم دیتا تھا کہ ہم پہ جا رہا ہوں فلاں جگہ بڑی اچھی ہے اس میں حسب منشا سال کے بعد جب میں واپس آؤں تو وہاں آم کا باغ ہو حالانکہ پہلے وہاں کوئی باغ نہیں ہوتا تھا چنانچہ سال کے بعد جب بادشاہ واپس آتا تھا۔ تو وہاں پھلدار درخت لگے ہوتے تھے۔ بہرحال یہ تو بھولی ہوئی چیزیں ہیں آہستہ آہستہ یاد آئیں گی ہمیں یہاں بھی پھلدار درخت لگانے کی کوشش کرنی چاہیئے مجھے شوق ہے میں نے پچھلے سال ایک دوست سے کہا کہ وہ مجھے بڑی عمر کے درخت لا کر دیں انہوں نے شہتوت کے دو بڑے بڑے درخت بھجوائے شاید تین سال کے ہوں گے اور پہلے سال ہی ان کو پھل آ گیا اس سال امید ہے پورا پھل آ جائے گا۔ اسی طرح میں نے چیری کے دو درخت منگوائے تھے جن کی عمر ۲½ اور تین سال کی تھی۔ ایک تو راستہ میں خراب ہو گیا ایک شاید چل پڑے۔ لیکن یہ بھی کم ہے چیری کا درخت سرد علاقوں مثلاً کوئٹہ میں ہوتا ہے وہیں سے میں نے منگوایا ہے ویسے ایبٹ آباد میں بھی ہوتا ہے اگر چار سال کی چیری کا درخت مل جائے تو وہ انتظار نہیں کروائے گا پہلے سال ہی پھل دینے لگ جائے گا اور اس کو پالنا زیادہ آسان ہے تو جس وقت آپ پہلے سال پھل کھائیں گے تو چونکہ ہم سب ایک ہی فضا میں پلے ہوئے ہیں میں سمجھتا ہوں آپ کے منہ سے بھی یہ بے ساختہ الحمد للہ نکلے گا۔ کہ خدائی شان ہے اس نے اتنے سامان پیدا کر دیئے کہ پہلے سال ہی درخت نے ہمیں پھل دے دیا۔ اور اس طرح باغات کی وجہ سے گویا

## اُخروی حسنات کے سامان

بھی پیدا ہو گئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے یہ چیزیں تسبیح و تحمید کے سامان پیدا کرتی ہیں اگر انسان کے دل میں ایمان ہو خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا پیار کا تعلق ہو تو یہی دنیوی حسنات انسان کو اُخروی حسنات یعنی روحانی حسنات کی طرف گھسیٹ کر لے جاتی ہیں۔

پس ربوہ والے بھی اور باہر والے بھی خصوصاً وہ جو زمیندار ہیں ان کو درخت لگانے کی طرف اور پھر درخت پالنے اور انکی نگہداشت کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ درخت لگا دینے چاہئیں جو منتظمین ہیں وہ مختلف قسم کے درخت باہر سے بھی منگوائیں۔ اور اس بات کا خیال رکھیں کہ درخت لگانے کا موسم شروع ہو چکا ہے جو پت جھڑ کرنے والے درخت ہیں ان کی قلمیں فروری کے آخر تک بھی لگ سکتی ہیں میں منتظمین کو یہ ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اپنے دوستوں کی آسانی کے لئے

## ایک دو ورقہ شائع کریں

جس میں یہ بتایا جائے کہ فلاں درخت لگانے سے پہلے اس قسم کی احتیاط کی جاتی ہے مثلاً اتنا گہرا گڑھا ہونا چاہیئے اور اس کو اتنا بھرنا چاہیئے یہاں کی مٹی بھی بدل سکتے ہیں یعنی اگر پودا پلنے نہیں چلا تو اس کے لئے ہم چار فٹ کا گڑھا کھودیں باہر سے پھل لا کر اور کچھ کھاد ڈال کر اور کچھ مقامی مٹی ملا کر پودے لگائیں تو امید ہے وہ پھل پڑے گا۔ یہاں یوکلپٹس بڑا اچھا ہوتا ہے لیکن اتنی جلدی وہ اونچا نہیں ہوتا گو وہ بھی جلدی بڑھنے والا درخت ہے۔ لیکن اتنی جلدی نہیں بڑھتا جتنی جلدی پوپلر یا (poplar) درخت بڑھتا ہے لیکن وہ کے لئے پانی کی زیادہ ضرورت ہے پھلدار درختوں میں سے شہتوت بڑا اچھا درخت ہے اس سے بھی اچھا انجیر ہے یہ تو دو سال کی پھل دینے لگ جاتا ہے بلکہ اس کی دو سال کی ٹہنی کاٹ کر لگاؤ تو ایک دو انجیر پہلے سال قلم ہی دے جاتی ہے۔ بہرحال منتظمین کو یہ پتہ لگنا چاہیئے کہ یہ یہ درخت لگائے جا سکتے ہیں اور اس اس طرح ان کو لگانا چاہیئے۔ ان کی قلم یا پودا کہاں سے ملے گا۔ یہ بتانا منتظمین

کا کام ہے اور ان کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔

اور اب جب باغات کا ذکر ہوا۔ تو میں چاہتا ہوں ان کے روحانی پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالوں لیکن اس وقت میں اس کی تمہید مختصراً بیان کر دیتا ہوں۔ ممکن ہے اگلے دو تین خطبات میں یہ مضمون مکمل ہو و باللہ التوفیق۔

اسلامی تعلیم نے

## قضاء و قدر کا ایک اصولی مسئلہ

ہمارے سامنے رکھا ہے۔ کیونکہ توحید خالص کے لئے اس اصول کو سمجھنا بڑا ضروری تھا۔ لیکن اس میں بھی ناسمجھی کی وجہ سے بہت سی باتیں انسان نے اپنی طرف سے شامل کر لیں اور فائدہ کی بجائے نقصان اُٹھایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے قضاء و قدر کا مسئلہ توحید خالص کے سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ اور اسی لئے اسلام نے اس کو بیان کیا ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے میں اس وقت اس کی آؤٹ لائنز (outlines) یا اس کی بعض بُنیادی باتوں کی طرف مختصراً اشارہ کروں گا۔ اصل مضمون بعد میں بیان کروں گا۔ ایک تو بعض مسلمان کاہل بن گیا کام کرنے کو اس کا دل نہ کیا اور اس نے سمجھ لیا یہ تقدیر کا مسئلہ یہ سکھاتا ہے کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہو جو کام ہونا ہے وہ آپ ہی ہو جائے گا۔ لیکن یہ کوئی "تقدیر" نہیں ہے اسلام نے ہمیں یہ نہیں سکھایا دوسرے کچھ لوگوں نے جن میں زیادہ تر غیر مذاہب والے ہیں انہوں نے اسلام پر یہ اعتراض بھی کیا کہ اسلام نے تقدیر یعنی قضاء و قدر کا جو مسئلہ پیش کیا ہے اس کا مطلب ہے کہ انسان مجبور ہے۔ اگر تقدیر نے ہی سب کچھ کرنا ہے تو انسان تو گویا مجبور ہو گیا۔ وہ تو صاحب اختیار نہ رہا اگر وہ صاحب اختیار نہیں ہے تو جنت کیسی اور دوزخ کیسی یعنی اللہ تعالےٰ جبراً کام کرواتا ہے اور پھر سزا دیتا ہے یہ تو کوئی معقول بات نہ ہوئی یہ تو یقیناً معقول بات نہیں ہے لیکن دراصل ویسے معترض کے دماغ میں عقل کی کمی ہے اسلام نے تقدیر یعنی قضاء و قدر کا مسئلہ اس رنگ میں نہیں بتایا کہ انسان صاحب اختیار نہ رہے اس ضمن میں اس وقت میرے ذہن میں تین ایسی بُنیادی غلطیاں ہیں جو مسلمانوں میں

## ناسمجھی کے نتیجہ میں

پیدا ہو گئیں۔ چنانچہ ایک وقت میں بڑے بڑے عالم ایسے گزرے جنہوں نے کہا چونکہ ملنا وہی ہے جو مقدر ہے اور جو مقدر نہیں وہ ملنا نہیں تو پھر دُعا کرنے کا کوئی فائدہ نہیں مثلاً سید احمد خان صاحب نے یہ سوال پیش کر دیا کہ کیا کریگی دُعا جو چیز مقدر ہی میں نہیں دعا وہ دلا نہیں سکتی اور جو مقدر ہے اس کے لئے دُعا کی ضرورت نہیں وہ چیز بغیر دُعا کے مل جائے گی انہوں نے ساتھ کوئی اور توجیہہ بھی کی جو ہمارے نزدیک نہ ہمیں قائل کرنے والی ہے اور نہ اسلام کے حسن کو دوبالا کرنے والی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے اس نظریہ کا بڑا زبردست جواب دیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی اور خامیاں ہو سکتی ہیں۔ لیکن میرے ذہن میں تین آئی ہیں ان کے متعلق اگر اللہ تعالےٰ نے مجھے توفیق دی تو تفصیل سے اگلے خطبات میں بیان کروں گا۔ تقدیر کے اصل مسئلہ پر اسلام نے جس رنگ میں روشنی ڈالی ہے اس رنگ میں آپ اس کو سمجھیں گے تو ترقی کر سکیں گے۔

اسلامی تعلیم نے انسان کو

## ایک بڑا ہی عجیب اصول

بتایا ہے کہ یہ جو ہماری کائنات ہے اس کائنات کی حقیقت قضاء و قدر میں مضمر ہے۔ مسئلہ تقدیر اس کی بنیاد ہے اور چونکہ یہ ساری کائنات انسان کی خدمت کے لئے بنائی گئی ہے۔ انسان اس سے خدمت لے ہی نہیں سکتا جب تک اسے تقدیر کی سمجھ نہ آئے میں اس مسئلہ پر انشاء اللہ اگلے خطبات میں تفصیل سے روشنی ڈالوں گا۔ درختوں، باغات یا جنگلات سے تعلق

(اس کی جمع جنات یعنی باغات) کی طرف توجہ دلائی جو اس دنیا میں بھی روحانی طور پر ملتی ہے اور اُخروی زندگی میں بھی اور وہ تو ہمیشہ کے لئے مل گئی گویا انسانی زندگی کا اصل مقصد یہ ہے کہ اپنے رب کے پیار اور اس کی رحمت کو کچھ اس طرح حاصل کرے کہ اس دنیا میں بھی اس کے لئے جنّت کے سامان پیدا ہو جائے اور اُخروی زندگی میں بھی انسان کے لئے جنّت کا سامان پیدا ہو نہ اس جہان میں خدا کے قہر کی آگ انسان کو جلا دینے والی اور راکھ کر دینے والی ہو اور نہ اس جہان میں خدا تعالیٰ کے قہر کے جلوے اس طرح ظاہر ہوں کہ قرآن کریم کے بیان کے مطابق انسان نہ زندوں میں رہے نہ مردوں میں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہمیں اس دنیا میں بھی حقیقی زندگی دے اور حقیقی زندگی کے ساتھ جو فضل اور حقیقی زندگی کے ساتھ جو روحانی نعمتیں وابستہ ہیں وہ بھی عطا فرمائے اور پھر وہ نعمتیں ہمیں اُخروی زندگی میں بھی نصیب ہوں" آمین (الفضل ۱۱ مئی ۱۹۷۶ء)

---

# نمایاں کامیابی و درخواستِ دُعا

عزیزم ڈاکٹر ظہیر الدین خان صاحب آف کیرنگ نے امسال M.B.B.S کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اور اس وقت برہم پور میڈیکل کالج میں ہوس سرجن کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں انہوں نے اپنے وظیفہ کی پہلی قسط سے مبلغ ۲۰/- روپے مندرجہ ذیل مدات میں ارسال کرتے ہوئے تمام احباب جماعت اور بزرگان قادیان سے اپنا مستقبل روشن ہونے کے لئے اور احمدیت میں صحیح رنگ میں خدمات پانے کے لئے دُعا کی درخواست کی ہے۔

اسی طرح عزیز کی نانی صاحبہ مانکاگوڑا میں بیمار ہیں ان کی شفائے کاملہ کے لئے بھی احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

درویش فنڈ ۱۰/- امانتِ بدر ۵/- شکرانہ فنڈ ۵/-

(ناظر بیت المال (آمد) قادیان)

(۲) خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بھائی عزیز محمود احمد کو میٹرک کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن میں کامیابی عطا فرمائی ہے نیز انہوں نے سکول میں بھی اوّل پوزیشن حاصل کی ہے الحمدللہ

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین۔ اس خوشی میں عزیز موصوف نے مبلغ ۵/- روپے امانتِ بدر میں اور مبلغ ۵ روپے درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ جزاھم اللہ

خاکسار: کلیم احمد ناصر بی کام کارکن نظارت بیت المال خزانہ قادیان

---

# ولادت

مکرم سید زبیر احمد صاحب عرف عزیز احمد شیموگہ کو مورخہ ۱۵ مئی صبح بروز ہفتہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے پہلا بچہ عطا فرمایا ہے الحمدللہ نومولود کا نام سید یٰسین احمد تجویز ہوا ہے نومولود مکرم و محترم سید مدار صاحب صدر جماعتِ احمدیہ شیموگہ کا پوتا ہے۔

احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے اللہ تعالےٰ نومولود کو خادم دین بنائے لمبی عمر دے اور والدین اور عزیز و اقارب کے لئے باعث راحت ہو آمین

محترم سید مدار صاحب نے اس خوشی میں شکرانہ فنڈ ۵/- روپے اور درویش فنڈ ۵/- روپے، شادی فنڈ ۵/- روپے امانتِ بدر ۵/- روپے ادا کئے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار: فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ

---

**درخواستِ دُعا**

میرے دو بھائی ایک عبد الحفیظ صاحب بی۔ایس سی سال اوّل اور دوسرا بھائی پی یو سی سال اوّل کے امتحانات دے چکے ہیں ہر دو کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار نصیر احمد تماپوری

# لیگوان ۔ گیانا (جنوبی امریکہ) میں مجلس خدام الاحمدیہ کا — تیسرا کامیاب تربیتی اجتماع

## جلسہ سیرۃ النبیؐ اور تبلیغی نمائش کا اہتمام

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد اسلم صاحب قریشی مبلغ انچارج گیانا (جنوبی امریکہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ گیانا کو اپنا تیسرا کامیاب تربیتی اجتماع مورخہ ۱۳ و ۱۴ مارچ ۱۹۷۶ء کو بمقام لیگوان منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس اجتماع میں بفضلہ تعالیٰ مقامی جماعت کے خدام و اطفال اور جملہ احباب کی شمولیت کے علاوہ ملک کے دُور دراز مقامات سے بھی نمائندے شرکت کے لئے آئے۔ اور اس رُوحانی اور تربیتی اجتماع کی برکات سے مستفید ہوئے

چنانچہ مقامات سکیلڈن۔ ایڈنبرگ۔ بسنٹز روز گنال۔ جارج ٹاؤن۔ میگنزی اور بربیچی سے آنے والے وفود نے نہ صرف اجتماع کی رونق کو بڑھایا بلکہ اس کی نمائندہ حیثیت میں اضافے کا بھی موجب ہوئے اور باہمی تعارف و تودّد اور اخوت کا رشتہ بھی مضبوط ہوا۔ الحمد للہ۔

### اجتماع کی تیاری

حسب دستور اس اجتماع کی تیاری بھی کافی عرصہ قبل شروع کر دی گئی تھی لیگوان کے خدام نے مسجد احمدیہ کی صفائی اور پینٹ وغیرہ کا کام متعدد وقار عمل کے ذریعہ انجام دیا۔ اور مہمانوں کے قیام و طعام کے متعلق مناسب تیاری کی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس تقریب کے لئے خاص پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی۔ جسے حضور انور نے ازراہِ شفقت قبول فرمایا اور بیش قیمت اور رُوح پرور پیغام ارسال فرمایا، جو جملہ احباب جماعت کے لئے حوصلہ افزائی اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوا۔ الحمد للہ۔

اجتماع کا ایک حصہ کتب سلسلہ کی نمائش اور تصاویر اور چارٹس کے ذریعہ بین الاقوامی سطح پر جماعت کی تبلیغی مساعی کو زائرین کے سامنے پیش کرنا بھی تھا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بھی خدام کے پُرخلوص تعاون سے خاکسار ایک پُرکشش نمائش مرتب کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ الحمد للہ۔

اجتماع کے دونوں روز مسجد احمدیہ پر لوائے احمدیت اور گیانا کا قومی پرچم بھی لہرایا گیا۔ دُنیا کے اس دُور دراز خطہ میں لوائے احمدیت بڑی شان سے لہراتا دیکھ کر دل میں بڑی فرحت اور انبساط کی کیفیت پیدا ہوئی۔ اور دل خدا تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو گیا کہ کس طرح مسیح پاک علیہ السلام کے یہ مبارک الفاظ کہ خدا اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا حرف بہ حرف پورے ہو رہے ہیں۔ اور اسلام کی اس شیدائی جماعت کے چھوٹے اور بڑے، اصلاحِ نفس، حصولِ علمِ دین اور اشاعتِ حق کے پروگراموں میں کس ذوق و شوق اور انہماک سے حصہ لے رہے ہیں — !

### پہلا اجلاس

اجتماع کا پہلا اجلاس بعد نماز مغرب و عشاء ۸½ بجے شب شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد خدام الاحمدیہ کا عہد دُہرایا گیا۔ بعدہٗ جنرل سکریٹری مجلس خدام الاحمدیہ گیانا برادرم شام مرزا نے جملہ خدام کو اس رُوحانی، تربیتی اور علمی اجتماع میں شمولیت پر خوش آمدید کہا اور اُمید ظاہر کی کہ جس اعلیٰ اور پاکیزہ مقصد کے لئے یہ اجتماع منعقد کیا جا رہا ہے، جملہ خدام اس موقعہ پر اس کے حصول کی طرف پوری توجہ دیں گے۔

خوش آمدید کے اس مختصر ایڈریس کے بعد پروگرام کے مطابق تلاوت قرآن کریم، نظم خوانی اور عام دینی معلومات کے مقابلے شروع ہوئے جن میں خدام نے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ نظم کے مقابلہ کے لئے دُرِّ ثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام پر مشتمل پانچ مختصر نظمیں انگریزی رسم الخط میں مع انگریزی ترجمہ پہلے سے پمفلٹ کی صورت میں طبع کروا کر خدام میں تقسیم کی گئی تھیں۔ تا وہ آسانی سے تیاری کر کے مقابلہ میں شریک ہو سکیں۔

ان مقابلوں میں منصفین کے فرائض مکرم ایم۔ ایس بخش صاحب جنرل سکریٹری جماعت احمدیہ گیانا اور مکرم رفیق مرزا صاحب نے ادا کئے۔ اجلاس کے اختتام پر خاکسار نے اپنی تقریر میں خدام کو تعلیم و تربیت کے ان انمول مواقع سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی تلقین کی۔ ازاں بعد دُعا کے ساتھ رات ½ ۱۰ بجے یہ پہلا اجلاس بخیر و خوبی ختم پذیر ہوا۔

اگلے روز مورخہ ۱۴ مارچ بروز اتوار اجتماع کے پروگرام کا آغاز نماز تہجد باجماعت کی ادائیگی سے ہوا۔ بعد نماز فجر خاکسار نے قرآن کریم و حدیث شریف کا درس دیا۔ ازاں بعد خدام کا صبح کی سیر کا پروگرام تھا۔ چنانچہ جملہ خدام و انصار ساحلِ سمندر پر صبح کی تازہ ہوا اور خوشکن منظر سے لُطف اندوز ہونے کے لئے روانہ ہوئے اور سمندر کے کنارے تعمیر شدہ دفاعی دیوار کے ساتھ ساتھ پون گھنٹہ تک سیر کر کے واپس آئے اور ناشتہ کے بعد دوسرے اجلاس کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔

### دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس خاص اہمیت کا حامل تھا کیونکہ اس میں علاوہ دیگر پروگراموں کے جلسہ سیرۃ النبیؐ کا پروگرام بھی شامل تھا۔ چنانچہ صبح نو بجے اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا بعدہٗ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام عزیزم جمال خان صاحب نے خوش الحانی سے سنایا۔ اس کے بعد خدام کے تقاریر اور اذان دینے کے انعامی مقابلے شروع ہوئے۔ اذان کے مقابلے میں اطفال بھی بڑے شوق سے شریک ہوئے۔

### جلسہ سیرۃ النبیؐ کا انعقاد

ان مقابلوں کے بعد جلسہ سیرۃ النبیؐ کے پروگرام کا آغاز، حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نعتیہ کلام

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

سنائے جانے سے ہوا۔ اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا [illegible]

---

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا رُوح پرور پیغام!

### احباب جماعت گیانا کے نام !!

ربوہ
مورخہ ۵-۳-۷۶

پیارے بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میرے لئے یہ امر بڑی خوشی کا موجب ہے کہ آپ اپنا تیسرا علاقائی اجتماع لیگوان میں منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع، اس کے منتظمین، اس کے شرکاء اور تمام نیک خواہشات رکھنے والوں پر اپنی برکتیں نازل فرمائے۔

یاد رکھیں کہ آپ کے کندھوں پر ایک عظیم ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ گزشتہ ایک ہزار سال کے دوران، اسلام کے روشن چہرہ کو غلط ترجمانی اور جھوٹے پراپیگنڈہ کے ذریعہ بگاڑا اور مسخ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اب اپنے وعدہ کو پورا فرمایا ہے۔ اور اپنے مسیح کو عین وقت پر بھیجا ہے۔ آپ بہت خوش قسمت ہیں کہ آپ کو اسے پہچاننے کی توفیق ملی۔ سو اب آپ کمر ہمت باندھ لیں۔ اور اپنی تمام توانائی کو یاس و نومیدی کو دُور کرنے اور اسلام کے جھنڈے کو اونچے سے اونچا لہرانے پر صَرف کریں۔ احمدیت کا پیغام دُنیا کے ہر گوشے اور ہر کونے میں پہنچنا ضروری ہے اور ہر فرد کا دل اس یقین سے لبریز ہونا چاہئیے کہ بنی نوع کی آئندہ نجات کا واحد حل تازہ ترین خدائی پیغام کی قبولیت میں مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر فرمایا ہے کہ سچائی کی فتح ہوگی۔ اور اسلام کا نور بڑی شان و شوکت سے ضوفشانی کرے گا جیسا کہ وہ آج سے تیرہ سو سال قبل چمکا۔ پس مبارک ہیں وہ جو اپنے فرض کو پہچانتے اور اپنے وقت اور اپنی طاقتوں کو اس نظامِ نَو کے معرضِ وجود میں آنے کے لئے خرچ کرتے ہیں، جس کی بشارت حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

اس انقلاب کو پیدا کرنے کے لئے ہر احمدی کو ایک مثبت کردار ادا کرنا ہے۔ اسے ہر حال میں ایک سچے مسلمان کی طرح رہنا ہے۔ نہ صرف اس کی ظاہری شکل و صورت بلکہ اس کے اعمال و افعال اور پوری ہستی سے اسلام کی سچی تصویر کی انعکاسی ہونی چاہئیے۔

آپ اس خطۂ ارض میں (اسلام کے) شمع بردار ہیں۔ اس شمع کو ہمیشہ فروزاں رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیش آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

آپ کا مخلص
مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

(ترجمہ از انگریزی)

# ضروری اعلان

چوہدری مبارک علی صاحب کو ان کے خلاف بعض شکایات اور شدید قسم کی بدعنوانیوں کی بناء پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے مندرجہ ذیل سزائیں دی گئی تھیں۔

۱۔ اخراج از قادیان و مقاطعہ معہ اہل وعیال۔

۲۔ بلا اجازت مرکز قادیان پنجاب۔ ہریانہ اور دہلی نہیں جائیں گے۔ اگر ضرورت ہو تو پہلے اجازت لیں۔

۳۔ مقامی جماعت میں کوئی عہدہ نہ دیا جائے اور نہ انہیں کوئی تقریر یا خطبہ دینے کی اجازت ہے۔

۴۔ درس و تدریس اور کوئی خطبہ وغیرہ دینے کی اجازت نہ ہوگی۔ اور کسی اجتماع یا جلسہ میں تقریر کرنے کی اجازت بھی نہ ہوگی۔

۵۔ ان کو کسی سیاسی معاملات میں غیر مسلموں کے ساتھ بات چیت کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اور اسی طرح ہر قسم کے سیاسی امور سے کنارہ کشی اختیار کریں۔ اور کسی کے لئے تکلیف اور پریشانی کا باعث نہ بنیں۔

بعد ازاں ستمبر ۱۹۷۳ء میں حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ کرم سال میں دو مرتبہ ڈیڑھ ڈیڑھ ماہ کے لئے ان کو اپنی اراضی کی فصل کی دیکھ بھال کے لئے قادیان آنے کی اجازت عطا فرمائی۔ مگر ان کے مقاطعہ کی سزا کو قائم رکھا۔

فروری ۱۹۷۵ء میں چوہدری مبارک علی صاحب اور ان کے اہل و عیال کے ساتھ مقاطعہ کی سزا بزرگان کی طرف سے ختم کر دی گئی۔ لہٰذا اب صرف چوہدری مبارک علی صاحب کو سال میں دو مرتبہ قادیان میں ڈیڑھ ڈیڑھ ماہ فصل کے موقعہ پر ٹھہرنے کی اجازت ہے۔ اور ان کے اہل و عیال سے مقاطعہ کی پابندی ختم ہے۔ مگر باقی پابندیاں اور سزائیں بدستور قائم ہیں۔

لیکن مرکز میں جو تازہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ چوہدری مبارک علی صاحب مختلف جماعتوں میں غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں اور ان کی سزا میں جو نرمی کی گئی ہے اس کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس لئے اعلان ہذا کے ذریعہ سے تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ان کے متعلق خبردار رہیں۔ اور اگر وہ کسی جماعت میں جا کر ایسی ویسی باتیں بیان کریں تو اس بارہ میں فوری طور پر نظارت امور عامہ کو اطلاع دی جائے۔

جملہ امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اعلان ہذا سے اپنی اپنی جماعت کے جملہ افراد کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

**ناظر امور عامہ قادیان**

# شریمتی اندرا گاندھی پرائم منسٹر آف انڈیا

## کی

## مالیرکوٹلہ میں تشریف آوری کے موقعہ پر

# جماعت احمدیہ کے وفد کی تقریب میں شمولیت

مورخہ ۲۶ ہجرت کو پنجاب کے تمام دیہاتوں میں بجلی پہنچ جانے کے کام کی تکمیل پر مالیرکوٹلہ سے متصل ایک تاریخی گاؤں رحمت گڑھ میں ایک عظیم الشان تقریب منائی گئی جس میں محترمہ اندرا گاندھی وزیر اعظم ہندوستان نے بنفس نفیس شرکت فرمائی اور پنجاب میں بجلی سپلائی کرنے کا رسمی افتتاح کیا۔

جماعت احمدیہ کا ایک وفد بھی جو خاکسار، مکرم بی۔ ایم داؤد احمد صاحب اور مکرم فضل الٰہی خانصاحب پر مشتمل تھا، اس تقریب میں شمولیت کی غرض سے قادیان سے روانہ ہوا اور مورخہ ۲۵ ہجرت کو بعد دوپہر مالیرکوٹلہ پہنچی۔

مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ کو ہمراہ لے کر ہم مالیرکوٹلہ کی ایم۔ ایل۔ اے محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ کی کوٹھی پر پہنچے۔ انہوں نے ہماری آمد پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور پروگرام کی تفصیل بتائی اور اجتماع میں شامل ہونے کیلئے اسٹیج سے قریب کی جگہ کے پاس (Pass) بھی دیئے۔ اگلے روز مورخہ ۲۶ ہجرت کو صبح ۸ بجے اجتماع کی جگہ موضع رحمت گڑھ کے وسیع و عریض میدان میں پہنچے جسے بڑے بڑے شامیانوں اور استقبالیہ دروازوں سے سجایا گیا تھا۔ یہ پنڈال ۱۵ ایکڑ زمین پر پھیلا ہوا تھا۔ اور پنجاب کے دور و نزدیک سے لاکھوں کی تعداد میں پبلک جمع تھی۔

قریباً دس بجے ہماری محبوب وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندھی اسٹیج پر رونق افروز ہوئیں ان کے ہمراہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ جناب گیانی ذیل سنگھ صاحب، صدر پنجاب کانگریس نرنجن سنگھ صاحب طالب اور پنجاب بجلی بورڈ کے چیئرمین سردار زورا سنگھ برار صاحب بھی اسٹیج پر تشریف فرما ہوئے۔

ہر سہ افراد نے یکے بعد دیگرے وزیر اعظم صاحبہ کی تشریف آوری پر ان کو خوش آمدید کہا۔ ازاں بعد محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ ایم۔ ایل۔ اے و جنرل سکرٹری کانگریس پنجاب نے ضلع کی مستورات کی طرف سے سوا لاکھ روپیہ کی تھیلی وزیر اعظم صاحبہ کی خدمت میں پیش کی۔

آخر میں شریمتی اندرا گاندھی صاحبہ نے جلسہ سے خطاب فرمایا۔ جس میں انہوں نے پنجاب کی بہادر جنتا کی تعریف کی اور کہا کہ اس صوبہ کے تمام دیہاتوں میں بجلی سپلائی کا کام کامیابی کے ساتھ مکمل ہونے پر وہ یہاں کے لوگوں کو مبارکباد دینے کے لئے آئی ہیں۔ آپ نے بتایا کہ ۱۹۵۱ء میں ملک بھر میں صرف ۱۵۰۰ دیہاتوں میں بجلی تھی مگر اب مارچ ۱۹۷۶ء تک ایک لاکھ اسی ہزار گاؤں میں بجلی کا انتظام ہو چکا ہے۔ اس وقت صرف چھ ہزار بجلی کے پمپ تھے اب ۲۸ لاکھ ۸۵ ہزار پمپ لگ چکے ہیں۔ آپ نے جناب گیانی ذیل سنگھ صاحب کی قیادت میں پنجاب میں ترقی کی رفتار تیز ہونے پر خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں سماج دشمن عنصر سے خبردار رہنے کا بھی ذکر کیا اور سیکولرزم طرز حکومت کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اس کا مطلب لامذہبیت یا مذہب سے نفرت نہیں ہے بلکہ ہر ایک کو اپنے اپنے دھرم کا پاس کرتے ہوئے دوسرے مذہب اور فرقوں کی مذمت نہ کرکے اتفاق و اتحاد کے ساتھ ملک کو مضبوط بنانا مراد ہے۔

آپ نے رحمت گڑھ کے تاریخی واقعہ اور یہاں پر نامدھاریوں کی قربانی کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ یہ آندولن جنگ آزادی کے لئے روشنی اور ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے جس سے وہ گہرے طور پر متاثر ہوئی ہیں۔

یہ تقریب قریباً سوا گیارہ بجے نعروں اور نعروں کی گونج میں ختم ہوئی۔ ہم اس موقعہ پر تقسیم کرنے کیلئے قادیان سے کافی لٹریچر ساتھ لے گئے تھے اور کچھ لٹریچر مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ کے پاس تھا۔ چنانچہ جلسہ ختم ہونے کے معاً بعد ہم نے لٹریچر تقسیم کرنا شروع کر دیا اور چند منٹوں میں ہاتھوں ہاتھ تقسیم ہو گیا کچھ لٹریچر کاروں کے اندر بھی رکھا گیا جبکہ کثیر تعداد کی طرف سے لٹریچر کے مطالبہ کو ہم پورا نہ کر سکے۔ کئی ایک ذمہ دار افراد اور افسران کو مل کر زبانی تبلیغ کرنے کا موقعہ بھی ملا۔ الحمد للہ۔

خدا کرے کہ مالیرکوٹلہ کا یہ تاریخی اجتماع

(آگے صفحہ کالم ۳ و ۴ پر ملاحظہ کیجئے)

ص۴

پہلی تقریر مکرم محمد شریف بخش صاحب کی تھی عنوان تھا "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے محسن" موصوف نے دوران تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات میں سے چند ایک کا احسن رنگ میں ذکر کیا۔ دوسری تقریر برادرم شیدام مرزا نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معلم اخلاق کی حیثیت میں" کے عنوان پر تقریر کی۔ تیسری اور آخری تقریر خاکسار کی تھی۔ تقریر شروع کرنے سے پہلے خاکسار نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا (اس کا کچھ حصہ پہلے ملاحظہ کیا) ازاں بعد "حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے حقیقی نجات دہندہ" کے عنوان پر خاکسار نے تقریر کی اور بتایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر اپنی پاکیزہ تعلیمات، اسوۂ حسنہ اخلاق فاضلہ اور قوت قدسیہ کے نتیجہ میں ایک وحشی قوم کو باخدا انسان بنایا۔ اور آج جماعت احمدیہ بھی اسلام کی پاک تعلیمات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرکے اپنے لئے اور دنیا کیلئے ابدی نجات کے سامان پیدا کر رہی ہے۔

## اختتامی اجلاس

اس اجتماع کا اختتامی اجلاس نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد شروع ہوا تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد چار علمی و تربیتی تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر "اسلام میں نبوت کا تصور" کے موضوع پر مکرم رفیق مرزا صاحب نے کی۔ دوسری تقریر مکرم شیخ نفا حسین صاحب نے "حضرت مسیح موعودؑ کے معجزات" کے عنوان پر کی تیسری نمبر پر مکرم جمیل احمد صاحب نے ۴ "اسلام میں عورتوں کے حقوق" کے عنوان پر تقریر کی اور آخر میں خاکسار نے جماعت کی بین الاقوامی اسلامی خدمات پر مختصر روشنی ڈالی۔ بالآخر اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام

# قادیان میں جلسۂ یوم خلافت کا انعقاد

## خلافت کی ضرورت و اہمیت اور برکات وغیرہ پہلوؤں پہ علماء سلسلہ کی تقاریر

رپورٹ مرتبہ ———— محمد انعام غوری

**قادیان** ۔ ۳۰ ہجرت (مئی) لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام مقامی طور پر آج صبح ۸½ بجے مسجد اقصیٰ میں جلسہ یوم خلافت محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریک جدید کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے کی بعدہٗ عزیز وحید الدین صاحب نے محترم روشن دین صاحب تنویر مرحوم کا منظوم کلام ؏

نظم کچھ کام نہیں دیتا خلافت کے بغیر

خوش الحانی سے سنایا۔

### برکاتِ خلافت

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال نے برکاتِ خلافت کے موضوع پر کی۔ اور آیت استخلاف کی روشنی میں تمکنتِ دین اور خوف کی حالت کو امن سے تبدیل کرنے اور مومنوں کا شیرازہ مجتمع کرنے وغیرہ برکات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ بغیر امام کے جماعت کا تصور ہی ممکن نہیں۔ اور جنتی فرقہ کی جو بشارت آنحضرت صلعم نے دی ہے اُس کی نمایاں علامت یہ بتائی گئی ہے کہ الا وھی الجماعۃ اور یہ خصوصیت صرف اور صرف جماعتِ احمدیہ میں قائم ہے۔ آخر میں خصوصاً خلافتِ ثالثہ کے عہد مبارک میں جو برکات ہم مشاہدہ کر رہے ہیں اُن کو احسن رنگ میں بیان کیا۔

### اطاعتِ خلافت سے دین و دُنیا کی کامیابی ہے

اس عنوان پر تقریر کرتے ہوئے مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے بتایا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ اور اُس کے رسول اور خلفاء کی اطاعت کرے اور اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ لا انفصام لھا گویا اُس نے ایسے مضبوط کڑے کو پکڑ لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں۔ فاضل مقرر نے بتایا کہ خلفاء کا وجود مومنین کی دینی و دنیوی ترقیات کا ضامن ہوتا ہے۔ وہ دات دن مومنوں کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں اور اس ضمن میں موصوف نے خلفاء عظام کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ آخر میں مسلمانوں کے افتراق و تشتت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ اس وجہ سے ہے کہ مسلمانوں میں خلافتِ راشدہ کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ لیکن اب خدا نے اپنے فضل سے یہ نعمت جماعت احمدیہ میں پھر سے جاری فرمائی جس کے ذریعہ سے اسلام کی عظمت بلند ہو رہی ہے اور غلبۂ اسلام کے سامان ہو رہے ہیں۔

### خلافتِ احمدیہ تاریخ کی روشنی میں

مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے اس عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ ایک زمانہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام گوشۂ گمنامی میں تھے۔ اور دن رات اپنے مشن کی ترقی و اشاعت کے لئے آپ دعائیں کرتے رہے۔ اور ہوشیار پور میں بھی آپ نے اسی غرض کے تحت چلہ کشی فرمائی چنانچہ خدا تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو قبول فرمایا اور قدرتِ ثانیہ یعنی خلافت راشدہ کی بشارت دی۔ جو آپ کے بعد آپ کے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچا رہی ہے موصوف نے جماعت احمدیہ میں خلافت کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مولانا نور الدین صاحب رضؓ کے ذریعہ جماعت میں قدرتِ ثانیہ کا ظہور ہوا۔ لیکن بعض مفسدہ پرداز اور منافق طبع افراد نے خلافت کے سسٹم کو ختم کرنے کی کوشش کی اور حضرت خلیفہ اوّل کے ہی زمانے سے فتنہ پیدا کرنا شروع کیا۔ لیکن خلافت ثانیہ کے عہد کے ساتھ یہ فتنہ پرداز طبقہ خود بخود جماعت سے علیحدہ ہو گیا اور جماعت کا کثیر حصہ خلافتِ حقہ سے وابستہ ہو گیا۔ اور حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے لیکچر اور تصانیف اور ایسے زبردست قوانین کے ذریعہ خلافت کی عمارت کو مستحکم بنیادوں پر قائم کر دیا کہ اب اس میں تزلزل کا امکان نہیں۔ چنانچہ خلافت ثالثہ کا دور بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے شروع ہوا۔

ازاں بعد عزیز انوار سعید صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام ؏

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

### منکرینِ خلافت کا انجام

اس عنوان پر تقریر کرتے ہوئے خاکسار نے بتایا کہ آدم سے لے کر آج تک کے خلفاء کا انکار کرنے والوں کے انجام کا قرآن کریم میں ذکر موجود ہے۔ آیتِ استخلاف میں ومن کفر بعد ذلک فاولٰئک ھم الفٰسقون کہہ کر اُن کے بُرے انجام کی طرف نشاندہی کر دی گئی۔

خاکسار نے بتایا کہ افسوس کہ غیر مبائعین نے خلافت کا انکار کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت و رسالت کے جو آنحضرت صلعم کی غلامی کا نتیجہ تھی منکر ہو گئے اور آپ کی تعلیمات اور واضح ارشادات سے روگردانی کر بیٹھے اس کے نتیجہ میں وہ عقائد کے لحاظ سے جادۂ مستقیم سے منحرف ہو گئے۔ اور دوسری طرف وہ خلافت کے بابرکت سایہ سے محروم ہونے کی وجہ سے ہر وقت خوف کی حالت میں اور ہر قسم کی ترقیات سے محروم ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے خلافت حقہ کے دامن سے جو وابستہ ہیں وہ ہر لحاظ سے دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے پیار کے جلوؤں کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔

### الامام جُنّۃ یقاتل من ورائہ کی تشریح

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر نے مذکورہ عنوان پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص جماعت سے علیحدہ ہے اُس کا انجام بُرا ہے۔ اگرچہ وہ نماز پڑھنے والا اور روزہ رکھنے والا اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھنے والا ہو۔ اور جماعت کا وجود امام کے بغیر ممکن نہیں۔ موصوف نے قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی ترقیات اور انکے اتحاد و اتفاق کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ صرف اس وجہ سے تھا کہ ان کی ہر کوشش و سعی ایک واجب الاطاعت امام کی آواز کے تابع تھی۔ انہوں نے امام کو ڈھال کی حیثیت میں اپنے آگے رکھا اور ہر دینی و دنیوی حملوں سے محفوظ و مامون رہے۔ لیکن جب انہوں نے اس ڈھال کو چھوڑ دیا تو چاروں طرف سے تابڑ توڑ حملہ ... تا سینہ و دل چھلنی ہو گیا ... لحاظ سے پستی و زوال کا شکار ہو گئے۔

موصوف نے دوران تقریر جماعت احمدیہ کے خلاف ہونے والے حملوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح خلفاء کرام نے ڈھال بن کر سارے حملوں کو اپنے سینوں پر لیا اور ان کا دفاع کیا اور جماعت بفضلہ تعالیٰ ہر طرح محفوظ رہی۔ اور خاص طور پر ۱۹۷۴ء میں مخالف احمدیت فسادات میں جماعت احمدیہ پر جو مصائب ڈھائے گئے۔ اور خلافت حقہ راشدہ کی قیادت میں کس طرح اس ابتلاء سے جماعت مسکراتے چہروں کے ساتھ نکلی اُس کا ایمان افروز رنگ میں ذکر کیا۔

### وابستگیٔ خلافت سے علمی بصیرت حاصل ہوتی ہے

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے فرمائی۔ مذکورہ عنوان پر تقریر کرتے ہوئے موصوف نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بیان فرمایا کہ علّم آدم الاسماء۔ یعنی روحانی و جسمانی علوم اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا علم آدم کو عطا فرمایا اور آپ کے بالمقابل ابلیس کو اس نعمت سے محروم رکھا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو باوجود اس کے کہ آپ اُمّی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی شکل میں ایسے علوم سکھائے کہ ایک اُجڈ اور گنوار قوم اس کے ذریعہ دُنیا کی اُستاد بن گئی۔

آپؐ کے بعد خلفاء راشدین نے قرآنی علوم کو ساری دنیا میں پھیلانے کی ہمہ گیر کوشش فرمائی اور علوم کو ترویج دی۔ چنانچہ غیر مسلم مستشرقین نے بھی اس امر کا اعتراف کیا کہ مسلمانوں نے قرآنی علوم کی روشنی میں بغداد۔ قرطبہ اور اسپین وغیرہ میں زبردست یونیورسٹیاں قائم کیں۔ اور ان کو علوم کا گہوارہ بنا دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق خلافت راشدہ کا دور تیس سال کے بعد ختم ہوا۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ اب پھر آپؐ ہی کے بشارات کے مطابق خلافت علیٰ منہاج نبوت کے سلسلہ کو قائم فرمایا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسا کہ قرآنی علوم

(بقیہ صفحہ ۱۰ کالم ۳ پر ملاحظہ کیجئے)

اذکروا موتاکم بالخیر

# والد محترم حضرت سید حسن شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر

میرے والد صاحب اندازاً ۱۸۸۔ء میں موضع مدینہ ضلع گجرات (پاکستان) میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد صاحب کا انتقال اباجی کی پیدائش کے چند سال بعد ہی ہوگیا تھا۔ جب ذرا بڑے ہوئے تو ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی جو کہ قرآن شریف، فارسی اور طب پر مشتمل تھی۔ شروع سے ہی آپ کو مذہب سے دلچسپی تھی۔ آپ چھوٹی عمر میں ہی شیعہ، سنی اور وہابی بھی رہے۔

۱۹۰۵ء میں آپ اپنے بہنوئی سید غلام یاسین صاحب (جو کہ مردان میں ضلع دار تھے) کے پاس گئے۔ ان دنوں وہاں احمدیت کا ذکر ہوا کرتا تھا۔ آپ کو بھی دلچسپی پیدا ہوئی اور کبھی کبھی مولوی محمد یوسف صاحب اپیل نویس جو کہ ایک نہایت مخلص احمدی تھے۔ کے پاس جاکر بیٹھ جاتے اور ان کی باتیں سنتے اور یہ خیال دل میں آیا کہ اگر واقعی مرزا صاحب سچے ہیں اور میں نے نہ مانا تو میرا جہنم ٹھکانا ہوگا۔

چنانچہ آپ نے دعائیں کرنی شروع کر دیں۔ متواتر دو سال دعائیں کرتے رہے لیکن کوئی تسلی نہ ہوئی۔ فرماتے تھے ایک رات رقت طاری ہوگئی اور گڑگڑا کر اللہ تعالےٰ کے حضور عرض کیا یا الٰہی دو سال سے دعائیں کر رہا ہوں کوئی شنوائی نہیں ہوئی اب اگر میں مرگیا اور تو نے پوچھا کہ مسیح موعود کو کیوں نہیں مانا تو میں کہونگا کہ میرا کوئی قصور نہیں۔

اسی طرح دعائیں کرتے کرتے آپ سو گئے۔ اسی رات اللہ تعالےٰ نے آپ کو خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شبیہ مبارک اور قادیان کی مسجد مبارک کا نقشہ بھی دکھایا۔ چنانچہ جنوری ۱۹۰۷ء میں آپ نے تحریری بیعت کا خط قادیان بھجوا دیا۔ پھر اسی سال اپریل میں آپ قادیان حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دستی بیعت بھی کی۔ آپ پندرہ دن وہاں رہے۔

اس کے بعد آپ مردان واپس آگئے وہاں مرزا غلام حیدر صاحب، عبد الحکیم صاحب (ہیڈ کلرک) اور مولوی محمد یوسف صاحب تھے۔ ان سب نے مل کر ایک جگہ کرایہ پر لی سب احمدی وہاں اکٹھے ہو کر نماز وغیرہ پڑھتیں۔

ابھی آپ مردان میں ہی تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کی خبر پہنچی۔ تمام احمدی احباب نے رات کو عشاء کی نماز کے بعد حضور کی غائب نماز جنازہ ادا کی۔ آپ ان دنوں محکمہ نہر میں ملازم تھے وہاں سے استعفیٰ دے کر آپ اپنے بڑے بھائی کے پاس حیدرآباد سندھ تشریف لے گئے۔ کچھ عرصہ بعد پھر راولپنڈی آگئے وہاں کتابوں کی دکان کی مگر نہ چلی۔ پھر آپ اپنی ہمشیرہ کے پاس وزیر آباد آگئے۔

ابھی آپ وزیر آباد میں تھے کہ معلوم ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول وفات پا گئے ہیں۔ آپ فوراً قادیان کے لئے روانہ ہوئے راستہ میں وزیر آباد کی مسجد میں ظہر کی نماز ادا کرنے گئے۔ وہاں پیغامی جماعت کے بڑے بڑے لوگ بیٹھے تھے جن میں ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر محمد حسین صاحب بھی تھے۔ یہ سب حضرت خلیفہ اولؓ کے خلاف باتیں کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ قادیانی حضرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حقیقی نبی مانتے ہیں۔ اباجی فوراً قادیان شک رفع کرنے کے لئے چلے گئے اور تمام غلط فہمی دور ہوئی۔ آپ پھر قادیان کے ہی ہو رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ کی شادی حضرت امۃ اللہ بیگم صاحبہؓ جو کہ حضرت منشی عبد الرحمن صاحبؓ کپور تھلوی کی بیٹی تھیں کروا دی۔ حضرت منشی عبد الرحمن صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے والدہ محترمہ بھی صحابیہ تھیں اور ۱۹۶۱-۱۰-۔ کو وفات پاگئیں۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے جنازہ پڑھایا۔ اور قطعہ صحابہ میں مدفون ہوئیں۔

تقسیم ہند تک اباجی قادیان ہی رہے قادیان میں آپ نے ہر ایک قسم کا کام کیا۔ بڑی تنگی گذاری لیکن کبھی کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلایا۔ اللہ تعالےٰ کے آگے ہی ہاتھ پھیلاتے رہے اور آخر اللہ تعالےٰ نے انہی دعاؤں کو سنا اور تنگی دور ہونی شروع ہوگئی۔

تقسیم کے بعد آپ ... حیدرآباد ہوئے ... وفات تک وہیں رہے۔ آپ نے ... بھی کرلی

جلسہ سالانہ نہ چھوڑا۔ باوجود یہ کہ صحت کمزور تھی۔ لیکن پھر بھی جلسہ سالانہ پر ضرور پہنچ جاتے۔ ۱۹۷۵ء کا جلسہ سالانہ آپ کا آخری جلسہ تھا۔ چلنے پھرنے سے معذور ہونے کے باوجود جلسہ پر تشریف لے گئے۔

آپ بہت دعائیں کرنے والے پکے نمازی اور تہجد گذار تھے۔ خدا تعالےٰ پر پورا توکل تھا۔ اگر کسی چیز کی دل میں خواہش ہوتی تو اپنے کسی لڑکے یا لڑکی کو نہ بتاتے بلکہ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی نہ کوئی وہ خواہش خود آکر پوری کر دیتا ہے۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے ۱۹۷۲ء

اور پھر ۱۹۷۵ء میں پاکستان اور قادیان جانے کا موقع ملا اور اباجی سے تقریباً ۸ سال کے بعد ملاقات کرنے کا موقع ملا۔ آپ نے بہت نصائح فرمائیں میرے تمام بچوں کے لئے سلام دعائیں اور نصیحتیں ریکارڈ کروائیں۔ اپنے احمدی ہونے سے لے کر اب تک کی تمام آپ بیتی ریکارڈ کر دی۔ اگر اللہ تعالےٰ نے توفیق عطا فرمائی تو اصحاب احمد میں مفصل آجائے گی۔

وفات سے چند روز قبل جلاب لیا تا پیٹ کی صفائی ہو جائے مگر اس سے کمزوری ہو گئی۔ اور ۲۶ر اپریل ۱۹۷۶ء کو اللہ تعالےٰ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر۔

اللہ تعالےٰ آپ کو جنت الفردوس میں، علی علیین کا مقام عطا فرمائے اور ہم کو صبر عطا فرمائے اور آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار۔ سید بشیر احمد لندن۔

## بقیہ صفحہ ۹

کو اور روحانی علوم کو جو دنیا سے اٹھ چکے تھے وہ دوبارہ قائم کرنے کیلئے مبعوث ہوئے آپ نے اپنی زندگی میں قرآنی علوم سے دنیا کو منور کیا اور آپ کے جانشین بھی روحانی علوم سے دنیا کو منور کرنے کی کوشش میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں ہر سہ خلفاء عظام کے قرآنی علوم کی ترویج و اشاعت کے لئے جو کوشش فرمائی اُن کا بالتفصیل ذکر کیا۔ اور بتایا کہ احمدی یونیورسٹیاں اب خلفاء کرام ہی کی قیادت میں قائم ہونگی۔ جس طرح کہ بغداد اور قرطبہ میں قائم ہوئی تھیں۔ انشاء اللہ۔

## صدارتی تقریر

آخر میں صدر محترم نے اپنی صدارتی تقریر میں منکرین خلافت کے انجام کے متعلق ایک دو واقعات سے بیان فرمائے۔ اسی طرح آنموصوف نے طاعت خلافت کے ضمن میں چند ایک ایمان افروز واقعات سنائے اسی طرح خلیفۂ وقت کی دعاؤں کے متعلق بتایا کہ اللہ تعالےٰ بکثرت اُن کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ چنانچہ اس کی تائید میں بھی موصوف نے چند ایک ایمان افروز واقعات سنائے۔

آخر میں آپ نے متفرق امور کی طرف اصلاحی نقطہ نظر سے احباب اور نوجوانوں کو توجہ دلائی۔ بعد دعا یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

## مالیر کوٹلہ کی تقریب بقیہ صفحہ ۸

ملکی ترقی اور یکجہتی کے لئے ممد و معاون ثابت ہو۔ اس علاقہ میں کم و بیش پچاس ہزار مسلمانوں کی آبادی ہے۔ اور مالیر کوٹلہ کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے بھی ہے اس لئے اس امر کے لئے بھی دعا کرنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالےٰ اس علاقہ میں احمدیت کو جلد ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار۔ شیخ عبد الحمید عاجز (ناظر جائیداد)

## دعائے مغفرت

میری پیاری ہمشیرہ فاطمہ بانو بیگم فاضل الدین صاحب کی لڑکی عزیزہ مبارکہ بیگم ۳۵ سال مرگی کی بیماری کاٹ کر ۲۳/۵/۷۶ کو بعمر دوپہر وفات پاگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا تعالےٰ اپنی خاص رحمت سے جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ عزیزہ نے بہت ہمت اور صبر سے یہ بیماری کے دن گذاری نیز اس کے والدین نے دن رات بہت خدمت کی ہر طرح کا علاج کیا۔ آخر خدا کو پیاری ہوئی۔ احباب جماعت کی خدمت میں مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ یوسف احمد الدین سکندر آباد۔

# خلاصہ خطبہ جمعہ (بقیہ)

اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے تعلقِ وفاداری کو استوار رکھنے کا جو عہد حضرت مہدی معہود کے ذریعہ سے کیا ہے۔ اسے انہوں نے بہر صورت قائم رکھنا ہے۔ اور اس کی خاطر کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرنا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر طرح کے شیطانی وساوس اور دنیوی لالچوں سے محفوظ رکھتے ہوئے اسلام کی خاطر مقبول قربانیاں پیش کرنے کی توفیق بخشے آمین ۔ ("الفضل" مورخہ ۳ مئی ۱۹۷۶ء)

# خلاصہ خطبہ جمعہ (۲)

فرمودہ ۷ ہجرت (مئی) ۱۳۵۵ ہش / ۱۹۷۶ء

ربوہ ۷ ہجرت۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دیا اور نماز پڑھائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی:۔

فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۚ

(الشوریٰ: ۳۷)

اور پھر اس کی نہایت ہی لطیف تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انسان کو جو کچھ دیا گیا ہے وہ بظاہر ورلی زندگی ہی کا سامان ہے۔ اور متاع الحیوٰۃ الدنیا سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ لیکن ان دنیوی سامانوں اور صلاحیتوں میں اس وقت ایک عظیم رُوحانی اور اخلاقی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے جبکہ اُن کے ساتھ خدائی ہدایات، آسمانی برکات اور توکل علی اللہ کو شامل کر لیا جائے تب ان کی شکل یکسر بدل جاتی ہے۔ اور یہی چیزیں جو بظاہر محض ورلی زندگی کا سامان ہیں۔ وہ انسان کو زمین سے اُٹھا کر آسمان تک پہنچا دیتی ہیں اور انسان کی بے برکت زندگی کو بڑی ہی حسین، پیاری اور بابرکت زندگی بنا دیتی ہیں۔ جب ایمان ہماری عقلوں اور ہمارے قلوب پر حاوی ہو جائے۔ اور پھر عملی زندگی بھی اس کے مطابق ڈھل جائے۔ تو پھر ہمارا کھانا، پینا اور رہنا سہنا سب اُخروی زندگی کا سامان بن جاتا ہے۔ مگر اس کے لئے توکل علی اللہ پر قائم ہو جانا بھی ازبس ضروری ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی کسی طاقت، کسی صلاحیت اور کسی نیکی پر بھروسہ نہ کرے۔ اور سب کچھ کرنے کے بعد بھی یہی سمجھے کہ میں نے کچھ نہیں کیا۔ اور جو کچھ مجھے ملا ہے وہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ جب انسان اس مقام کو حاصل کر لیتا ہے تو پھر اس کے ایمان میں اندھیرے کی ملاوٹ باقی نہیں رہتی۔ بلکہ خالص نور ہی نور اُسے حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کی زندگی یکسر بدل جاتی ہے۔ اور اُسے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا پیار حاصل ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور ہماری آئندہ نسلوں کو بھی اس حقیقت کو سمجھنے اور پھر اس کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ۔

("الفضل" مورخہ ۸ مئی ۱۹۷۶ء)

## تصحیح

اخبار بدر پرچہ ۱۳ مئی ۷۶ء صفحہ ۷ کالم نمبر ۳، ۴ پر عزیزہ شاہدہ بانو سلمہا بنت سید فضل الرحمن صاحب مرحوم کیرنگ کے نکاح کے اعلان میں حق مہر غلطی سے 505 روپے شائع ہو گیا ہے جبکہ پانچ ہزار پانچ روپے حق مہر کے عوض یہ نکاح طے پایا ہے۔ احباب اس کے مطابق اپنے پرچوں میں تصحیح فرما لیں۔

(ایڈیٹر بدر)

# منظوری عہدیداران جماعت احمدیہ چودوار

برائے یکم مئی ۱۹۷۶ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۷ء

صدر : مکرم شیخ آدم صاحب

| | |
|---|---|
| سیکرٹری مال : مکرم فضل الرحمن خان صاحب | سیکرٹری تبلیغ : مکرم عبد الرشید صاحب |
| ″ امور عامہ : ″ شیخ عبد العزیز صاحب | ″ ضیافت : ″ اکرم احمد صاحب |

اللہ تعالیٰ ان جملہ عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ سلسلہ کی توفیق بخشے۔ اور ان سب کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

# احباب جائزہ لیں!

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چندہ تحریک جدید کو جہاں لازمی کر دیا اور اس کی کم از کم شرح دس روپے مقرر فرمائی، وہاں آپ نے احباب کو یہ بھی تلقین فرمائی کہ:۔

"اگر تمہیں اللہ تعالیٰ نے اس میں حصہ لینے کی توفیق دی ہے لیکن تم نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں بشاشتِ ایمان عطا فرمائے تا تم اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے سکو"

عہدیدارانِ جماعت کا فرض ہے کہ وہ کوشش کریں کہ جماعت کا ہر ایک فرد تحریک جدید کے مالی جہاد میں شریک ہو۔ اور احباب جماعت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق تحریک جدید میں حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو بڑھ چڑھ کر اسلام کے عالمگیر غلبہ کے مالی جہاد میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

# بقایادار جماعتیں جلد توجہ کریں!

متوقع نسبتی بجٹ کے مقابل پر اکثر جماعتوں کی وصولی نسبتی لحاظ سے بہت کم ہوئی ہے۔ اور متعدد جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کے ذمہ لازمی چندہ جات کی کثیر رقوم بقایا چلی آ رہی ہیں۔ جن جماعتوں کو نظارت ہذا کی طرف سے بقایا جات کی اطلاع بھجوائی جا چکی ہے اس لئے بقایا چندہ کی وصولی کے لئے جملہ عہدیداران جلد توجہ فرماویں۔

نیز مقامی عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ چندہ کی ادائیگی میں خود بھی اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ اور بقایاداران کو بھی سمجھائیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز نا امید نہ ہوں۔ اور آئندہ کے لئے چندوں میں باقاعدگی اختیار کریں۔ اور بقایاجات جلد ادا کریں۔ اور اپنی آمدنی سے خدا تعالیٰ کا حصہ پہلے نکال لیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اُن کے بقیہ اموال میں برکت دے گا۔

جملہ مبلغین کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں احباب جماعت کو مالی قربانی کی ضرورت اور اہمیت سے پوری طرح آگاہ کریں اور قربانی کے معیار کو بلند کر کے سو فیصدی ادائیگی کے ساتھ فرض شناسی کا ثبوت پیش کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور بڑھ چڑھ کر مالی قربانیوں میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان


ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے۔

AUTOWNIGS

32 SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004.
PHONE NO. 76360.

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دل آویز مصنوعات

۱۔ سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں۔

۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح، مسجد اقصیٰ، مختلف مناظر، دنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔

۳۔ عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ:۔

THE KERALA HORNS EMPORIUM,
TC 38/1582 MANACAUD
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN. 695009.

PHONE No. 2351.
P.B. NO. 128.
CABLE:-
"CRESCENT"

# صوبائی پردیش کانگریس پنجاب کے
# جناب سردار نرنجن سنگھ صاحب طالب کا انتقال پُر ملال

تمام اہلِ وطن اس افسوسناک خبر سے مغموم ہیں کہ جناب سردار نرنجن سنگھ صاحب طالب پریذیڈنٹ صوبائی کانگریس پنجاب اور ممبر راجیہ سبھا ۲۸ مئی کو دہلی میں ہارٹ فیل ہونے سے وفات پا گئے ہیں۔ آپ کی عمر ۶۵ سال کی تھی۔ اور ریاست نابھہ آپ کا وطن تھا۔ ۱۹۲۱ء میں آپ نے تعلیم ترک کر کے مہاتما گاندھی کی تحریک میں حصہ لیا تھا۔ ۱۹۲۳ء میں وہ مہاراجہ نابھہ کے پرائیویٹ سیکرٹری تھے۔ جبکہ مہاراجہ صاحب کو مخالف حکومت سرگرمیوں کے باعث گدی سے محروم کر کے ریاست بدر کر دیا گیا۔ ساتھ ہی طالب صاحب کو بھی۔ کوڈائی کنال میں ان کے ساتھ بطور پرائیویٹ سیکرٹری تین سال تک انہوں نے کام کیا۔ پھر وہ کلکتہ پہنچ گئے۔ اور وہاں سے ایک پنجابی روزنامہ "دیش درپن" جاری کیا۔

ان کے تعلقات نیتاجی سبھاش چندر بوس کے ساتھ بہت گہرے تھے۔ اور جنگِ عظیم دوم کے دوران وہ اپنے مکان میں نظر بند کر دیئے گئے تھے۔ جہاں سے وہ صوبہ سرحد اور افغانستان کے راستہ فرار ہو کر جرمنی جا پہنچے تھے۔ اس فرار میں بھی جناب طالب صاحب نے اہم کردار ادا کیا تھا۔ اس بنا پر ان کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور ان کو بہت سی مشقت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

آپ کلکتہ میں بہت مقبول تھے۔ پنجاب کے ان کے دوست بعض سیاستدانوں نے ان کو تحریک کی کہ وہ پنجاب میں واپس آکر کانگریس کی تقویت کا موجب بنیں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ وہ حب الوطنی کے جذبہ سے معمور تھے۔ ایک عرصہ تک آپ وزیر بھی رہے۔ موجودہ وزارت کے برسرِ اقتدار آنے سے وفات تک آپ صوبائی کانگریس کے صدر رہے۔

چنڈی گڑھ میں دوسرے روز سرکاری اعزاز کے ساتھ آخری رسوم ادا کی گئیں۔ باوردی پولیس نے سلامی دی اور اکاون فائر کئے۔ اس تقریب میں گیانی ذیل سنگھ جی وزیرِ اعلیٰ پنجاب اور صوبائی کانگریس کے چاروں جنرل سیکرٹریان۔ پنجاب کے سپیکر۔ ڈپٹی سپیکر۔ وزراء اور نائب وزراء۔ سردار گوردیال سنگھ جی ڈھلوں وزیر مرکزی۔ سردار سورن سنگھ جی (سابق وزیر خارجہ) اور سردار بوٹا سنگھ جی نے بھی شرکت کی۔

جماعتِ احمدیہ کی طرف سے نظارت امورِ عامہ نے اس عظیم قومی صدمہ پر جناب وزیرِ اعظم صاحبہ اور جناب وزیرِ اعلیٰ صاحب پنجاب کی خدمت میں تعزیتی تاریں ارسال کی ہیں کہ ملک ایک آزمودہ کار سیاسی راہنما، عظیم محبِ وطن اور تنظیمی صلاحیتوں کے مالک سے محروم ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے خاندان کو اس صدمہ پر صبر کرنے کی توفیق عطا کرے آمین۔ یہ افسوسناک اطلاع ملنے پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے جملہ دفاتر اور ادارہ جات بند کر دیئے گئے۔

ناظر امورِ عامہ قادیان

# تحریکِ وصیت
## وصیت کرنا ایمانی ترقی کا ذریعہ ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:-

"بعض لوگ مرض الموت میں وصیت کرتے ہیں حالانکہ یہ وصیت منظور نہیں ہوتی۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا ہے۔ وصیت وہی ہے جو حیات اور زندگی میں کی جائے۔ اور غیر مشتبہ ہو۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ وصیت کے برابر چندہ دیتے رہیں۔ اور ایسے سینکڑوں آدمی ہیں وہ حساب لگا کر وصیت کر دیں۔ بعض اگر غور کریں گے تو انہیں معلوم ہوگا کہ صرف ایک پیسہ زیادہ چندہ دینے سے ان کے لئے جنت کا وعدہ ہو جاتا ہے۔ پس جس قدر ہو سکے دوستوں کو چاہیئے کہ وصیت کریں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کرے گا۔ تو جو شخص وصیت کرتا ہے اُسے متقی بھی بنا دیتا ہے۔"

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

**درخواست دعا:**- خاکسار کے والد محترم غلام محمد صاحب راتھر آف شورنٹ (کشمیر) عرصہ دراز سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ تاحال ان کی صحت ٹھیک نہیں ہوئی۔ بلکہ پہلے سے کچھ خراب ہو رہی ہے۔ ان کی کامل شفا یابی اور میرے بڑے بھائی کو اچھا روزگار ملنے کے لئے تمام احباب کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: عبدالسلام انور متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔

# احمدیہ صوبائی کانفرنس اُتر پردیش آگرہ
## مورخہ ۶-۷ جون ۱۹۷۶ء بروز اتوار، پیر کا پروگرام

امسال آگرہ شہر میں جماعتِ احمدیہ اُتر پردیش کی دسویں عظیم الشان سالانہ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں جماعتِ احمدیہ کے علماء روحانی و علمی مضامین پر تقاریر فرمائیں گے۔ جس کا پروگرام بہ تفصیلِ ذیل ہے:-

**افتتاحِ کانفرنس** اور **جلسہ پیشوایانِ مذاہب** } آگرہ کی نامور شخصیت عالیجناب سیٹھ اچل سنگھ صاحب ایم۔ پی۔

**زیرِ صدارت:**- (متوقع) عالیجناب ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب ایم ایس سی۔ پی ایچ ڈی۔ ریڈر شعبۂ فلکیات۔ عثمانیہ یونیورسٹی۔ حیدر آباد۔

3 جون 1976 (12 بجے)

**جلسہ پیشوایانِ مذاہب:**- ۶ جون ۱۹۷۶ء بروز اتوار شام ۶ بجے تا ۱۰ بجے رات

**تربیتی اجلاس:**- ۷ جون ۱۹۷۶ء بروز پیر بعد نمازِ فجر۔

**تبلیغی اجلاس:**- ۷ جون ۱۹۷۶ء بروز پیر شام ۶ بجے تا ۱۰ بجے رات

**مقامِ کانفرنس و برائے رہائش:**-

اچل بھون۔ (ACHAL BHAVAN) دیلی گیٹ نزد بس سٹینڈ و ریلوے اسٹیشن فورٹ (قلعہ) آگرہ

احباب سے کانفرنس کی نمایاں کامیابی کے لئے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔ اور شرکت کے لئے استدعا ہے۔

خاکسار: حمید اللہ خان سیکرٹری برائے کانفرنس۔

# خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا دوسرا سالانہ کنونشن
## بتاریخ ۳۱ جولائی و یکم اگست ۱۹۷۶ء بروز ہفتہ و اتوار

مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صوبائی نمائندگان نے بالاتفاق فیصلہ کیا ہے کہ امسال مجالس کا دوسرا سالانہ کنونشن آسنور میں منعقد ہو۔ لہٰذا مذکورہ تاریخوں پر ہمارا یہ مقدس اجلاس انشاء اللہ الرحمٰن آسنور میں ہوگا۔ تمام قائدینِ مجالس کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی مجلس کو ہر لحاظ سے اس قابل بنا دیں کہ ان کی کارکردگی احسن شمار ہو سکے۔ اس اجلاس میں ورزشی مقابلے بھی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمارے اس اجلاس کو کامیاب بنائے۔ آمین۔

المُعلِن: غلام نبی نیاز جنرل سیکرٹری صوبائی

# درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کے ایک بھائی ایم۔ اے سال اول (انگریزی) اور دوسرے بھائی B. Sc. I کا امتحان دے چکے ہیں۔ احبابِ جماعت ہر دو کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز خاکسار ان دنوں پریشانیوں میں مبتلا ہے ان سے نجات پانے کے لئے اور والدہ صاحبہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد یوسف قریشی احمدی گلبرگہ۔

(۲) خاکسار کی بچی عزیزہ بشریٰ سلطانہ بیگم P.U.C. II کا فائنل امتحان دے چکی ہے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز آئندہ ٹیچرز ٹریننگ کالج میں داخلہ لینے کا ارادہ ہے خدا تعالیٰ بہتر اسباب بنائے۔ اس کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ ایچ۔ ایم۔ منڈاسگر۔ بمبئی۔